یہہ اخبار ہفتہ وار ہر دوشنبہ کے روز روز بازار پریس امرتسر سے شائع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار ہذا معہ محصول ڈاک

سالانہ ... شش ماہی ...

اخبار معہ رسالہ قانونی .. .. .. ۷ ... ۴ ...

صرف اخبار .. .. ۵ ... ۳ ...

طلبا اور کم استطاعت اصحاب سے بشرط تصدیق پادری ... ۴

بغیر ششماہی یا سالانہ چندہ پیشگی وصول ہوئے اخبار جاری نہ ہوگا ✦

نمونہ کا پرچہ ڈیڑھ آنہ کا ٹکٹ آنے پر روانہ کیا جاتا ہے ✦

شرح اجرت اشتہارات و مضامین مفیدہ

تجارتی اشتہارات کی اجرت بذریعہ خط و کتابت فیصل ہوگی

مضامین مفید عام اور خبریں مفت درج کیجائینگی اعلے درجہ کے مضامین کا معقول معاوضہ دیا جائیگا ✦

ترسیل زر

ہر قسم کی ترسیل زر سپرنٹنڈنٹ مطبع کے نام ہونی چاہیئے۔ روپیہ منی آرڈر یا رجسٹری خط کے ذریعہ بھیجا جائے ورنہ مطبع ذمہ وار نہ ہوگا ✦

حسبنا اللہ ونعم الوکیل

وکیل

THE VAKIL AMRITSAR

نمبر ۲۷ | امرتسر مورخہ ۴ اکتوبر ۱۸۹۷ء یوم دوشنبہ | جلد ۳

وکیل

امرتسر مطبوعہ ۴ اکتوبر ۱۸۹۷ء یوم دوشنبہ

گورنمنٹ کی پالیسی سرحد پر

تازہ سرحدی فسادوں کے پھوٹنے سے سرحد کی ہر ایک مسئلہ پر ولائت اور نیز ہندوستان کے اخبارات میں بالخصوص اور تمام مغربی دنیا کے اخبارات میں بالعموم نہایت تفصیل سے بحث ہو رہی ہے۔ ان فسادوں کے باعث اور گورنمنٹ کی پالیسی دربارہ سرحد پر مختلف خیالات اہل الرائے اور دانشمند اصحاب نے ظاہر کئے ہیں۔ ولائت میں ایک اخبار کے نامہ نگار نے انہیں فسادوں کے متعلق سر آکلنڈ کالون اور سر ایچ میولاک ایلن کے جو خیالات ظاہر کئے ہیں۔ ہم انکو انگریزی اخبار سے اپنے ناظرین کی دلچسپی کیواسطے درج کرتے ہیں۔ چنانچہ سر آکلنڈ کالون نے اس مضمون پر جو کچھ بیان کیا ہے وہ حسب ذیل ہے:-

جس وقت یہہ سرحدی شورشیں اور فساد فرو ہو جائینگے اسوقت یہہ مسئلہ اچھی طرح تحقیق ہوگا کہ پچھلے برسوں میں جو پالیسی گورنمنٹ کی سرحد پر رہی ہے وہ کیسی تھی۔ عملی طور پر گورنمنٹ کی پالیسی کا مقصد یہہ تھا کہ انگریزی رسوخ و اثر کو مستحکم طور سے قائم کیا جائے۔ اور اسی واسطے سرحد پار خاص خاص مقامات پر انگریزی فوجی چوکیاں قائم کیگئیں۔ اس سے جو کچھ کمزوری مجکو برابر نظر آتی رہی ہے (قطع نظر اس پالیسی کے قرین انصاف ہونے اور استحقاق کے ہر ایک پہلو کے) وہ یہہ تھی کہ اسکو موثر بنانے کیواسطے ضرورت تھی کہ ہم ہندوستان میں جو کچھ فوج موجود ہے یا جسقدر فوج کا صرف خزانہ ہندوستان اٹھا سکتا ہے اس سے زیادہ فوج رکھتے۔ اب آفریدیوں یا کسی اور قوم کو جو ہمارے مخالف ہو مطیع کرکے رعیت بنانے۔ یا ان کو امن سے رہنے پر مجبور کرنے کیلئے جو کچھ عملدرآمد ہوگا وہ عملی طور پر اب ناممکن ہو گیا ہے جب ہماری سرحدی پالیسی پر بحث ہوگی اور اسکے عملدرآمد اور انجام کی اچھی طرح چھان بین کیجائیگی۔ اسوقت نہ صرف فوجی ضروریات بلکہ جنگی اور پولیٹیکل پہلوؤں سے بھی اسپر غور کرنا پڑیگا۔ یعنی اسوقت صرف یہی سوال ہوگا کہ کہانتک ضروری یا ممکن ہے کہ ہم ان اقوام کے علاقوں میں اپنا جنگی دباؤ رکھیں۔ بلکہ یہہ بھی تحقیق کرنا پڑیگا کہ آیا سڑکیں بھی اسقدر ہے کہ تمام اخراجات پورے ہو جائیں۔ اور ہندوستان کے اسقدر کثیر محاصل اس ملک کے حد پار علاقجات کی ضروریات کیواسطے وقف کرنے کی نسبت خود ہندوستان میں کیا خیال پیدا ہوگا۔" اسکے بعد سر آکلنڈ کالون سے جب پوچھا گیا کہ آپ کس پالیسی کے حامی ہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ درحقیقت خاص پالیسی کا عملدرآمد۔ ان حالات و اسباب پر منحصر ہوگا جو جنگی کاروبار سرحد کے اختتام پر پیش آئینگے۔ یعنی اسوقت معلوم ہوگا کہ ان اقوام کی طبائع کیسی ہیں۔ کیوں ہمارے خلاف انہوں نے جتھا کیا۔ اور نیز کیا تدابیر کی جائیں کہ ان کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم ہو جائیں۔ اگر ہم ان کے علاقوں میں اپنی چوکیاں بھی قائم رکھیں۔ میں نے سنا ہے کہ موجودہ پالیسی کے حامی گا ہے گا ہے ان اقوام میں شورشوں اور فسادوں کے پھوٹنے کیطرف سے مطمئن اور بے خبر تھے۔ مثلاً جسوقت سواتیوں نے سر اٹھایا اسوقت انکو کچھ تعجب نہ ہوا۔ ان کو پہلے ہی سے اسکا خیال تھا۔ مجھکو یاد ہے کہ لارڈ جارج ہملٹن نے اگست ۱۸۹۵ء کی ایک مراسلہ میں لکھا تھا کہ انہوں نے چترال کے ساتھ سوات کے راستہ ذرائع رسل و رسائل اس بھروسہ پر قائم کئے ہیں۔ کہ ہماری سرحد کی پولیٹیکل افسروں نے رائیں دی ہیں کہ اس عملدرآمد سے یہہ اقوام ہماری دشمن بنینگی۔ اور مزید برآں۔ گو اس میں تو شک نہیں کہ چھوٹی شورشوں اور فسادوں کا پہلے ہی سے خیال تھا۔ مگر یہہ کبھی امید نہ تھی کہ اسقدر زبردست اور خوفناک اور قوی جتھا ہمارے مقابلہ پر بنجائیگا جس سے اب ہمکو سابقہ پڑا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ ہندوستان اس ناگہانی بلا کی چوٹ پر دنگ رہگئی ہے کوئی پالیسی سیر خیال میں عرصہ تک دانشمندانہ یا کامیاب نہیں ثابت ہوگی۔ جو ایسے امور پر مبنی نہ ہو جو لارڈ لارنس کے قلم سے نکلے تھے کہ ہمکو مقابلہ یا عنقریب آئندہ مجبور نہ ہونا پڑے کہ ہندوستان پر مزید پالیسی لگائیں۔ اور کہ اس سے ہندوستان کی لوگوں کی قناعت اور صبر میں کسیطرح کمی نہ آئے۔ اور نیز کہ اس سے ہندوستان میں ہمارے ذرائع محاصل کی تکمیل اور درستی میں کسیطرح کی خرابی نہ پیدا ہو۔ سر آکلنڈ کالون نے بیان کیا کہ جنگی کاروبار بیشک عرصہ تک جاری رہینگے ایک ایسی علاقہ سے ہمکو مقابلہ پڑا ہے کہ انمیں جابجا مشکلات ہیں۔ اور ہمکو دراصل ابھی یہہ بھی معلوم نہیں کہ کن اقوام سے ہمکو مزاحمت کا سامنا ہوگا۔ کم و بیش سختی کے ساتھ یہہ جدوجہد کئی ہفتوں تک جاری رہیگی۔ مگر مجکو اسکا بھی تعجب نہ ہوگا۔ اگر آغاز سال آئندہ تک بھی اچھی طرح امن از سر نو قائم نہو ✦

اسکے بعد سر آکلنڈ کالون نے امیر صاحب کی نسبت فرمایا کہ ہمکو ہندوستان سے یقین دہانی ہوئی ہے کہ انکا اس شورش سے کسی قسم کا تعلق نہیں ہے۔ مجھ کو اسپر ہمیشہ شک رہا ہے کہ آیا امیر صاحب ایسے ہی عقل سے گئے گذرے ہیں کہ وہ ایک

انتہی شورش کے معاون ہونگے جسکو انجام کار کبھی کامیابی نہیں ہو سکتی - مگر یہہ بھی ایک قدرتی امر ہے کہ ابتدا میں امیر صاحب پر شبہہ کیا جاتا - لیکن میرے خیال میں اُسپر افسوس ہونا چاہئے کہ صرف شبہہ پر ہی اس بارے میں پچھلے دنوں میں اسقدر زور دیا گیا - یہہ بعید نہیں کہ امیر صاحب کو بھی ہمکو تکلیف میں دیکھکر اس سے زیادہ رنج نہیں - جسقدر کہ ہمیں امیر صاحب کو گاہے گاہے تکلیف و مشکلات میں دیکھکر ہوا کرتا ہے - مگر میں خاص طور پر اس وجہہ سے امیر صاحب کو اس شورش سے بالکل علیحدہ اور بے تعلق سمجھتا ہوں کہ اوّل تو اس شورش کے وجوہات جن پر گمان غالب ہو سکتا ہے موجود ہیں - اور اس شبہہ کو ان میں شمار کرنے کی بھی ضرورت نہیں کہ امیر صاحب کا ان شورشوں سے کچھ تعلق ہے - یہہ امر واقعی کہ ہمنے اورکزئی اور سوات علاقوں کے کنارہ پر اپنی فوجیں رکھنے پر اصرار کیا - ان اقوام کے سر اٹھانے اور فساد برپا کرنیکو اسطے کافی وجہہ ہے - کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ یہہ قومیں آزادی کی کسقدر دلدادہ اور آزاد ہیں - اور برٹش گورنمنٹ ہندوستان کیطرف سے کسقدر متعصب اور مذہبی لحاظ سے مخالف ہیں - اس میں شک نہیں کہ ہماری فوجیں آفریدیوں میں کبھی مقیم نہیں کیگئیں - مگر آفریدیونکا اورکزئیوں سے بہت گہرا تعلق ہے - اور وہ اُن کے ہمسایہ ہیں لہذا چند آزاد اقوام میں سے ایک دو میں مداخلت کرنیسے ان تمام اقوام کا اندیشہ و اضطراب کرنا اور شورش اُٹھانا بعید نہیں ہے - خواہ اس مداخلت کا اثر سوائے اُن ایک دو کے کسی اور قوم پر بھی نہ پڑتا ہو - چنانچہ ہمکو معلوم ہے کہ ابھی حال میں آفریدیوں نے ہمکو سواتیوں اور اورکزئیوں کے علاقے خالی کردینے کو لکھا تھا - جہانتک کسی غیر طاقت کی مداخلت اور تصرف کا تعلق ہے - میں ان تمام اقوام کو ایک جتھا سمجھتا ہوں - اور انکو یقین ہے کہ آج اگر ایک قوم پر تصرف ہوا ہے تو اسکا مطلب یہہ ہے کہ کل دوسریکا بھی یہی حشر ہوگا - یہہ یاد رہے کہ پچھلے آٹھ سال برابر یہہ دیکھتے رہے ہیں کہ کس طرح برٹش گورنمنٹ نے سرحد پار نہ صرف انکی ہمسائگت ہی میں بلکہ ان کے اردگرد بھی کسقدر غیر معمولی مستعدی سے کام لیا ہے - یہہ دیکھتے رہے ہیں کہ ایک طرف ہنسر انگرو چترال یکے بعد دیگرے انگریزوں کے ہاتھ میں چلے گئے - اور دوسری طرف بلوچوں کی گردن پر کسی نہ کسی طرح آخرکار انگریزی حکومت کا جوا رکھدیا گیا - لہذا میری رائے میں ان اقوام کے فسادوں کا سبب اور کچھ نہیں - بجز اسکے کہ اُن کو بھی اضطراب اور فکر ہے - کہ جو انجام ان میں سے ایک دو کا ہوا ہے - وہی انکا ایک دن ہوگا - ان اسباب سے موجودہ فسادونکے پھوٹنے کا اغلب خیال اس باعث سے اور بھی مستحکم ہوتا ہے کہ ۱۸۹۵ء میں قابل اور لائق افسروں نے ہمکو خبردار کردیا تھا کہ ان میں سے کسی ایک قوم کی آزادی کو ہاتھ لگانیسے یہہ سب بھڑک اٹھینگی - لہذا مجکو نہیں معلوم ہوتا کہ جبتک یہہ اسباب غلط نہ ثابت ہوں ہم کہوں کوئی اور اسباب ان فسادوں کے تلاش کریں +

ناظرین کو یاد ہوگا کہ سر آکلنڈ کالون نے اخراجات ہندوستان پر جو کمیشن بیٹھا تھا - اسکے سامنے اپنی شہادت کے دوران میں بیان کیا تھا کہ ۱۸۸۵ء سے کونسل دائسرائے میں فوجی ممبروں کی باعث جنگی اثر زیادہ ہوگیا ہے - چنانچہ اس ملاقات میں نامہ نگار اخبار نے اُنسے یہہ بھی دریافت کیا کہ آیا موجودہ پالیسی جو سرحد کے بارہ میں اختیار کیگئی ہے - آپ کی رائے میں اسکی وجہہ وہی جنگی اثر تھا - جسکا آپنے کمیشن اخراجات ہند کے سامنے ذکر کیا تھا - چنانچہ صاحب موصوف نے جواب دیا کہ میرے خیال میں اسکی اصلیت کا بہت کچھ حصہ اسی اثر کو صرف ہے - مہری طور پر ۱۸۸۵ء اور بجدہ کے معاملہ تک فوجی حکام ہندوستان میں اندرون ملک حملات کی حفاظت کیواسطے ہی ذمہ دار سمجھے جاتے تھے - اور گورنمنٹ ہندوستان بحیثیت مجموعی اس مقصد کے سرانجام دہی کی نسبت تدابیر و تجاویز کا اچھی طرح اندازہ کر سکتی تھی - مگر ۱۸۸۵ء سے فوجی حکام وسط ایشیا کیطرف سے ہندوستان پر حملہ کئے جانے کے خلاف اس ملک کی حفاظت اور بچاؤ کی تدابیر و تجاویز پر ہی منہمک رہے - اس سے ہندوستان کی کونسلوں میں انکی بہت وقعت ہوگئی - انہوں نے اپنی اس کارروائی کو نہایت نمایاں سمجھا - کہ اُن کی توجہہ زیادہ تر دشمن کیطرف سے محفوظ رہنے پر مبذول ہوگئی - لہذا ہندوستان کے فوجی حکام ثابت قدم ہوئے اور ابتک مستحکم ہیں کہ گاہے گاہے کہتے ہیں کہ یہہ یا وہ چوٹی یا پہاڑی سلسلہ یا اسی قسم کے درے وغیرہ وغیرہ کسی یورپین حملہ آور کے مقابلہ میں ہمارے پاس ہونے ضروری ہیں + یہہ اپنی قابلیت اور لیاقتونکو کم درجہ خیال کرنیوالے نہیں - اور چونکہ ابتدائی طور پر ذمہ داری انکے سر تھی - یہہ بے خیال ہیں گورنمنٹ چار ناچار گویا اُن کے پیچھے پیچھے کئی ایک پہاڑی خطروں اور دور دراز وادیوں کے گھسٹتی چلی گئی ہے - جو پچھلے دس سال متواتر کشت و خون اور جد و جہد کے میدان بنے رہے ہیں - ہندوستان کی عمدہ سیاست اور انتظام کا ہر ایک عمدہ خیال صرف ایک اس غرض تدبیر کیواسطے مٹ دیا گیا ہے کہ خارجی حملہ سے ہندوستان کو محفوظ رکھنے کے زیر عمل میں آرہے ہیں - اور آہستہ آہستہ جسطرح وقت گذرتا گیا اسی کی بدولت آج وہ دن آیا ہے کہ ہم ان اقوام کے ساتھ میدان کارزار میں مصروف پائے ہیں - جنکی نسبت معلوم ہوتا ہے - یہہ سب سمجھا گیا ہے کہ انکو خائف کردیا جائے - تاکہ اگر ہم انکو آزاد بنے دیں - تو وہ ہندوستان پر کسی حملہ آور طاقت کو مدد نہ دیں +

سر آکلنڈ کالون کیطرح ایک اخبار کے طرف سے نامہ نگار نے میجر جنرل سر - ایچ - ہیولاک ایلن ممبر پارلیمنٹ سے بھی ملاقات کی - اور صاحب موصوف نے اس طرح اپنی رائے ظاہر فرمائی کہ بہت برس گذرے میں جب میں ہندوستان کی حکومت کر رہا تھا - مگر ابتک برابر میری اُن اصحاب سے خط و کتابت ہے - جو اس مسئلہ سے بخوبی واقف ہیں - ان فسادونکی نسبت خواہ مخواہ بہت سا خوف اور بہم فضول پھیلا دیا گیا ہے - ان فسادوں کے اسباب کی قطعی حقیقت بیان کرنا مشکل ہے - اور تمام اشخاص جو ہندوستانی معاملات سے بخوبی واقف ہیں - اس بارہ میں شک و شبہہ ہی ظاہر کرتے ہیں - میں تو یہہ یقین نہیں کرتا کہ سلطان روم کو ان فسادوں سے کچھ تعلق ہو - ماسوا اسکے کہ کچھ عرصہ ہوا امیر افغانستان اور سلطان میں باہم خط و کتابت ہوئی تھی اور نہ صرف افغانستان بلکہ تمام ہندوستان کے مسلمان ترکوں کے یونانیوں پر فتح پانے سے خوش و خرم ہوگئے ہیں - میں یہہ یقین نہیں کرتا کہ امیر صاحب ہم سے ذرہ بھی کسی طرح کا فریب یا دھوکا کر رہے ہیں - بلکہ اسکے برعکس مجھکو یقین ہے کہ وہ اسقدر دانا ہیں کہ وہ اس گورنمنٹ سے کبھی تنازعہ نہیں کرینگے - جس سے انکو ایک معقول اور مستحکم امداد مل رہی ہے یعنی وہ ہم سے قریب ۲½ لاکھ روپیہ ماہوار لیتے ہیں - میری رائے میں امیر صاحب نے حتی الامکان کوشش کی ہے کہ یہہ فساد کسی طرح مکمل ہوکر کوئی زیادہ خطرناک صورت نہ اختیار کرلیں - مزید برآں انہوں نے ان اقوام کو سزا دینے کی بھی کوشش کی ہے جو ان فسادوں میں شریک تھیں اور آسانی سے انکی دسترس میں آسکتی تھیں اسکے بعد جبوقت سر ہنری ہیولاک ایلن سے دریافت کیا گیا کہ آپکے خیال میں ان فسادونکا باعث کسی قدر درجہ تک چترال کا الحاق بھی تھا - انہوں نے جواب دیا کہ میں نہیں خیال کرتا کہ ہماری چترال کے الحاق سے جو ایک نہایت ضروری کام تھا - اور جس سے کنارہ ہونا نہیں چاہئے تھا - یہہ فساد پیدا ہوئے ہوں - موجودہ گورنر جنرل ہندوستان اور انکے مشیر و حکام نے بھی اس پالیسی کی تصدیق کی ہے - جن اقوام نے سر اٹھایا ہے وہ زمانہ دراز بلکہ ماقبل تاریخ سے بدرجہ غائت شورش انگیز اور تکلیف دہ رہی ہیں - انہوں نے متواتر ہمارے علاقہ پر یورشیں کی ہیں - اور پچھلے چالیس سالوں میں جو کچھ سال بسال ہوتا رہا ہے اسکے مقابلہ پر تو یہہ کچھ بھی نہیں جو کچھ اب ہو رہا ہے - میرے خیال میں چترال پر ہمارے تصرف سے انکو کوئی صدمہ یا اشتعال نہیں پہنچا - ان فسادونکی وجوہات جو کچھ ہو وہ کسی اور ہی سمت میں تلاش کرنی چاہئے

میرا اس اعتقاد پر بھی میلان نہیں کہ ان فسادوں میں یہہ اقوام باہم متحد ہوکر ہمارے خلاف اٹھی ہیں - ان میں باہمی اتحاد ناممکن ہے - یہہ اپس میں بڑے بڑے زبردست پہاڑی سلسلوں سے جدا ہیں - جنپر عبور کرنیکے شاذ و نادر ہی راستے ہیں - علاوہ ازیں یہہ قومیں باہم کشت و خون میں مصروف رہتی ہیں - ان فسادونکی نسبت خفیف سا بھی نہ گورنمنٹ ہندوستان کی پالیسی کا قصور ہے اور نہ لارڈ جارج ہملٹن کی پالیسی کا - بعض ریڈیکل اخبارات اس معاملہ کو بڑی دور تک لیجا رہے ہیں مگر میں سمجھتا ہوں کہ انکا سبب کوئی پولیٹکل نہیں ہے - پونا دکن بلوچستان وغیرہ کی شورشوں کے ساتھ ہی ایک ہی وقت یہہ فساد پھوٹ پڑے - مگر انکی وجہہ صرف یہی ہے کہ ہم اس سے قبل لوگوں کے ساتھ نہایت نرمی سے پیش آتے رہے ہیں مزید برآں جو لوگ ملک میں شورش پھیلانا چاہتے ہیں انکو قحط اور مصیبت کے ایام میں اپنے فرض و مقصد میں کامیاب ہوجانیکا بہ نسبت کسی اور وقت کے

اچھا موقع ملتا ہی +

اسکے بعد گورنمنٹ نے سرحد افغانستان پر جو پالیسی اختیار کی ہی اسکا ذکر آیا سر ہنری ہیولاک ایلن نے نہایت زور سے کہا کہ میری رائے میں زمانہ گذشتہ میں گورنمنٹ نے سرحد پر جن پالیسی پر عملدرآمد کیا ہے اس میں بالکل کامیابی نہیں ہوئی۔ بجائے اسکے کہ ہم ان پہاڑیوں میں مستقل چوکیاں اور باقاعدہ فوجیں رکھنے کے خرچ اور تکلیف سے بچ رہتے۔ ہم ان قوموں کو روپیہ سے امداد دیتے رہے ہیں سال بسال انکو عطیات بخشتے رہے ہیں اس شرط پر کہ وہ سڑکیں کھلی رکھیں اور ہم پر حملے نہ کریں۔ ایسی لوگوں کے ساتھ اس قسم کی پالیسی میں کبھی مستقل کامیابی نہیں ہو سکتی۔ جو غایت درجہ کی جاہل اور متعصب اور نیز مذہبی جنون میں دیوانے ہوں سیر خیال میں یہ ضروری ہی کہ ان فسادوں کو اسطرح رفع کیا جائے کہ آئندہ کیواسطے ہمکو پھر تکلیف نہ ہو اور ہندوستان کے لوگوں پر جو امن سے رہتے ہیں کوئی اثر نہ ہو۔ سب سے زبردست امر ان فسادوں کے متعلق وہ کثیر اخراجات ہیں جو ان کے فرو کرنے میں ہمکو اٹھانا پڑینگے۔ ممکن ہی کہ ان فسادوں کو رفع کرتے کئی مہینے لگ جائیں۔ گو ایسے آثار نظر آرہے ہیں کہ معاملہ جلد طے ہو جائیگا۔ یعنی اقوام نہ صرف منتشر ہی ہو گئی ہیں بلکہ متابعت بھی کرتی جاتی ہیں۔ مگر اس میں بھی شک نہیں کہ ایک کثیر رقم صرف ہو جائیگی۔ یعنی اغلباً ڈیڑھ کروڑ تک نوبت پہنچ جائیگی۔ آئندہ ان لوگوں سے جن پالیسی کا برتاؤ کیا جائے وہ مہربانی اور حلم کی ہو۔ مگر اس میں استحکام و استقلال بھی ہونا ضروری ہی۔ ہمکو چاہئے کہ انکو ذہن نشین کردیں کہ ہم انسے زیادہ بھی طاقت رکھتے ہیں۔ اور یہ صرف ہماری کشادہ دلی ہی کہ ہم انسے زیادہ سختی اور زبردستی کا برتاؤ نہیں کرتے +

اسکے علاوہ اخبار ٹائمز میں ایک اقتصار انگریز نے فرضی نام سے ایک چٹھی لکھی ہی جسمیں سرحد ہندوستان کے فسادوں اور انکے باعث پر اچھی طرح بحث کی ہی۔ حال میں بعض اخبارات میں جو کچھ شائع ہوا تھا کہ یورپ کے تازہ واقعات یعنی جنگ روم و یونان وغیرہ ان فسادوں کا باعث ہیں۔ نامہ نگار مذکور اسکی قطعی تردید کرتا ہی اور لکھتا ہی کہ اگر مسلمان انگلستان کے دشمن ہو جائیں۔ یا عیسائیوں سے نفرت کرنے لگیں اور ان کے مخالف نہیں۔ تو یہ ہمیشہ جاہل وحشی پہاڑی اقوام میں نہیں۔ بلکہ بالعظم ہندوستان کے اندر مسلمانوں کے زبردست اور زیادہ آباد شہروں میں محسوس ہوگا۔ اسکے بعد نامہ نگار صاحب نے ایک مزیدار بات یہ لکھی ہی کہ یہ قرین صداقت ہی کہ سلطان المعظم نے اپنے قاصد ہندوستان میں شورش پھیلانے اور امیر افغانستان کو گانٹھنے کیواسطے بھیجے ہونگے۔ لیکن اس کوشش کی ناکامی اس سے ظاہر ہی کہ مسلمان ریاستوں اور سلطنتوں نے انپر کچھ بھی عمل نکیا۔ خواہ یہ نامہ نگار کوئی جاسوس ہوں اور بجائے خود کیسی ہی واقفکار ہوں اس میں شک نہیں کہ انکی اس واقفیت سے بڑھکر کوئی بات نہیں ہو سکتی۔ سلطان المعظم کا سفیر بھیجنا تو کجا پچھلے دنوں میں میر سید افغانی کی قسطنطنیہ پہنچنے پر جو تراش خراش انگریزی پریس اور خصوصاً ہندوستان کی انگلو انڈین اخبارات نے کی تھی وہ اس سے بڑھکر بیجا ثابت ہو گئی۔ جسوقت اسکی کل حقیقت کھل گئی۔ کہ سلطان المعظم نے کوئی خط اپنے قلم سے لکھکر اسکے ہاتھ امیر صاحب کو روانہ کیا اور نہ وہ امیر صاحب کیطرف سے ہی قسطنطنیہ گیا تھا۔ بلکہ وہ ایک افغان امیر تھا کہ جو ایک زمانہ میں امیر صاحب کے مخالف مدعی تخت افغانستان کا طرفدار تھا۔ اور اس مخالفت کی وجہ سے اسکو افغانستان چھوڑے ایک عرصہ گذر گیا تھا۔ یہ افغان حج بیت اللہ کو گیا۔ اور اپنی طور پر قسطنطنیہ بھی چلا گیا۔ اصلیت اس معاملہ کی صرف اتنی تھی جسپر ریٹر ایجنسی نے تار کے ذریعہ اطلاع دی کہ افغانی امیر میر سید امیر صاحب کیطرف سے خاص تحفے لیکر سلطان کی خدمت میں حاضر ہوا ہی اور سلطان نے بھی اسکو امیر صاحب کے واسطے تحفے تحائف دیکر معہ ایک خاص اپنی قلم کے لکھے ہوئے خط کے واپس کیا ہی مگر دو تین روز بعد اس خط وغیرہ کے ارسال کئے جانے کی خبر کی تردید خود ریٹر ایجنسی نے ہی کر دی۔ اسطرح ان نامہ نگار صاحب کی اعلےٰ واقفیت کا یہ ایک ادنیٰ نمونہ ہی کہ آپ کے خیال میں سلطان المعظم کا اپنی خاص سفیر ہندوستان کو بھیجنا قرین صداقت ہی !+

بہرحال یہ ٹھوکر کھا کر نامہ نگار صاحب سرحدی اقوام کی مذہبی واقفیت اور انکی تعلیم وغیرہ کی کمی اور عدم موجودگی پر چند سطریں وقف کر کے لکھتے ہیں کہ اس میں تو شک نہیں کہ ان فسادوں میں بہت سا حصہ مذہبی تعصب و جنوں کا ضرور ہی۔ مگر یہ ہرگز نہیں تسلیم کیا جا سکتا کہ حال کے واقعات یوروپ کیطرح بھی ان کے محرک ہوئے ہیں + یہ مسئلہ سراسر غلط اور بے بنیاد ہی کہ امیر صاحب نے ان فسادوں کو بھڑکایا ہی۔ سرحدی اقوام جو آمادہ فساد ہیں۔ ہمیشہ سے آزاد رہی ہیں اور اسی قدر امیر صاحب کی خلاف ہیں جسقدر کہ ہمارے۔ ۱۸۹۳ء میں جو خط سرحدی ڈیورنڈ مشن اور امیر صاحب میں قرار پا چکا ہی۔ اسکی رو سے یہ انگریزی سمت سرحد پر آباد ہیں۔ مزید برآں عبدالرحمن خان ایک نہایت دانا اور دور اندیش مدبر ہیں۔ جو اچھی طرح جانتے ہیں کہ کن امور سے ان کے ملک کی آزادی اور خوشحالی کو قیام رہ سکتا ہی۔ اور وہ کبھی اسکو معرض خطر میں ڈالنے والے نہیں۔ اس قسم کے فسادوں سے نتیجہ یہی نکلتا ہی کہ انگریز امیر صاحب کے علاقہ کے قریب تر پہنچیں۔ امیر صاحب اسکو اچھی طرح جانتے ہیں اور وہ اسقدر دانائی رکھتے ہیں کہ انگریزوں کی ہمسائگت پر ان سرحدی اقوام کی ہمسائگت کو ترجیح دیتے ہیں + اس کے بعد نامہ نگار صاحب ان اخبارات کی تردید کی ہی جنہوں نے لکھا تھا کہ ان فسادوں کی وجہ گورنمنٹ کا طریق عمل نسبت چترال اور نیز عام پالیسی گورنمنٹ متعلق سرحد ہی۔ یہ لکھتے ہیں کہ میرے خیال میں یہ بہ اغلب ہے کہ سوا تیوں کی شورش بجز اسکے اور کچھ نہیں کہ ان میں جو غیر مطمئن اور شورہ پشت حصہ ہی وہ برٹش گورنمنٹ کے حقوق کا مخالف ہی اور سرحدی پالیسی کا یہ پہلا اصول ہی کہ کسی پہاڑی قوم نے کبھی انگریزی طاقت کی اپنی مرضی سے متابعت نہیں کی ہی۔ جبتک کہ خیال انکا اسکی مزاحمت نہ کرنی ہی اور اسکی جنگی قوت کا اچھی طرح تجربہ نہ کر لیا ہی۔ اور سوا تیوں کو جہاں تک اس زمانہ کا حافظہ کام دیتا ہی کبھی یہ سبق سیکھنے کا موقع نہیں ملا۔ اور سوا تیوں کے آمادہ فساد ہونے کی اغلباً یہی محدود وجہ ہی +

اب اسکے ساتھ ہی ایک آخری اور زیادہ اہم دلیل پیش آتی ہی کہ یہ گورنمنٹ کو آگے بڑھنے کی عام پالیسی ہی اور وہ بے اعتباری جو گورنمنٹ کیطرف سے تمام سرحد پر پھیل گئی ہی۔ عام طور پر یہ ذہن نشین ہو گیا ہی کہ گورنمنٹ پر ایک فوجی فریق بہت اثر رکھتا ہی۔ جو انصاف اور کفایت شعاری کو برطرف کر کے ہندوستان کو اصل سرحد پار جنگی بھنور میں جھونکنے پر تلا ہوا ہی اسی کو گورنمنٹ کی آگے بڑھنے کی پالیسی قرار دیا گیا ہی۔ بخلاف اس پالیسی کے جو دانا اور ہوشیار حکام نے گذشتہ زمانہ میں مدنظر رکھی تھی کہ ہندوستان کی اصل سرحد وادی سندھ تک محدود رہنی چاہئے اور اس سرحد پار اقوام کو انہی کے حال پر چھوڑ دینا چاہئے گذشتہ پالیسی کو چھوڑ کر نئی پالیسی اختیار کرنیکی تاریخ مقرر کرنا مشکل ہی۔ بعض کا خیال ہی کہ لارڈ لٹن نے ۱۸۷۸ء میں یہ تغیر کیا۔ بعض ۱۸۸۶ء و ۱۸۸۷ء بتلاتے ہیں + میں اس موقع پر ان دونوں مصلحتوں کی بھلائی یا برائی پر بحث نہیں کرونگا۔ سرحدی مہمات پر گورنمنٹ نے طوعاً و کرہاً ہی کبھی کبھی مجبور ہو کر ہاتھ ڈالا ہی۔ کیونکہ اس سے بجٹ میں بے ترتیبی اور بے قاعدگی لاحق ہو جاتی ہی۔ رفاہ عام اور دیگر کاروبار ملتوی کرنا پڑتے ہیں۔ اصلاحی تجاویز چھوڑ دی جاتی ہیں۔ اور سیاست جو پہلے ہی ہلکی نہیں۔ اور بھی گراں ہو جاتی ہی۔ برٹش گورنمنٹ جن حالات سے اس پالیسی کو اختیار کرنے پر مجبور ہوئی ہی انکی مزاحمت کسی گورنمنٹ کی طاقت میں نہ تھی۔ جو دلائل اسکے خلاف آج پیش کئے جاتے ہیں۔ وہ اسیقدر اصرار سے گورکھوں اور سکھوں اور الحاق پنجاب کی نسبت بھی ایک زمانہ میں پیش کئے گئے تھے ۱۸۴۸ء سے ہندوستان کی عام حفاظت نہایت استحکام سے بڑھ گئی ہی۔ اور جب مہذب اور شائستہ طاقت کو پہاڑی اور وحشی اقوام سے سابقہ پڑتا ہے تو تاریخ نے ثابت کر دیا ہی کہ ایک کو ترقی ہوتی ہی اور دوسرے کو زوال +

اس سوزش میں بڑی نمایاں بات اس خط کی وسعت نہیں ہی جسپر یہ تمام فساد پھیلے

ہوئی ہیں - بلکہ یہہ جو مختلف اقوام امادہ فساد ہوئی ہیں - اِن میں اتحاد اتفاق اور یکجہتی بالکل نہیں اگر اِس عمومی آگے بڑھنے کی پالیسی کے خلاف کوئی قبل از وقت سوچ بچار کی ہوئی مستقل مزاحمت ہوتی - تو یہہ وزیری - آفریدی - اورکزئی - مہمند - اور سواتی - مختلف اوقات میں اور ایک دوسرے سے بالکل علیحدہ سر نہ اُٹھاتے - کیوں اورکزئی اَب فساد کرتے ؟ کیوں آفریدی برسرِ پرخاش ہوتی جبکہ یہہ تسلیم کرلیا گیا ہے کہ اِن کے ساتھ کبھی آگے بڑھنے کی پالیسی کا برتاؤ نہیں کیا گیا ؟ اور کیوں بعض خاص خاص حصص دیگر اقوام کی شورش پیدا کرتے جبکہ دوسری فریق ابتک امن و امان سے رہی ہیں اور کیوں کوہاٹ میں غداری اور بغاوت کا اظہار ہوتا جبکہ وہاں آگے بڑھنے کی پالیسی کا بالکل نشان بھی نہ تھا ؟ + لہذا میری رائے میں گورنمنٹ کے آگے بڑھنے کی پالیسی سے یہہ واقعات ہرگز نہیں پیش آئے - اِس قسم کے واقعات مختلف اوقات میں علیحدہ علیحدہ غدر کے بعد ۸۷-۱۸۸۶ء میں بھی پیش آئے تھے - مگر چونکہ یہہ ایک دوسرے سے علیحدہ اور مختلف اوقات میں پیش آئے تھے اِس لئے ولائت کے اخبارات کی بہت کچھ توجہ انکی طرف مبذول نہ ہوئی - اب چونکہ اِس قسم کے واقعات یکایک ایک ہی وقت میں پیش آگئے ہیں - تمام پریس میں ایک شور برپا ہوگیا ہے - گورنمنٹ کیطرف سے اِن لوگوں میں مذہبی تعصب اور قدرتی مخالفت نے ایسی موقع پر جبکہ ہندوستان میں ایک سرے سے دوسرے تک طاعون اور قحط کی تباہی عامل تھی - جب بغاوت کی خبریں دیسی اخبارات میں عام طور پر پھیلی ہوئی تھیں - موقع دیدیا - دیہاتوں کے دیہات اُٹھ کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے بارود کو فلیتہ لگادیا اور بتدریج یہہ آگ یہانتک پھیلی کہ تمام سرحد کا سلسلہ شعلوں سے لبریز ہوگیا - اور اِس میں کچھ شک نہیں کہ یہہ تمام آگ نہائت مؤثر طور پر انجام کار بجھ جائیگی + کوئی امر باعث خوف و خطر نہیں البتہ جسوقت یہہ تمام شورش فرو ہوجائیگی اسوقت گورنمنٹ کی پالیسی متعلق سرحد کا سوال فیصلہ کرنیکے واسطے باقی رہیگا - اِن اقوام کو روپیہ سے امداد دینے کے بجائے ضروری ہوگا کہ اِس سے کم قابل مضحکہ کوئی تدبیر اختیار کیجائے - سرحد پر محکمہ خبر رسانی کی درستی اور بہتری بھی ضروری ہوگی - بعض چوکیوں پر ہمکو سرحد پر زیادہ فوج رکھنا مناسب ہوگی - اور بعض قومیں ہمکو اپنے زیر فرمان بھی شاید رکھنا اقرب معلوم ہوں +

لنڈن کے اخبار ٹائمز نے اِس مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے امیر صاحب کے جواب پر جو اُنہوں نے لارڈ الگن کے مراسلہ پر ارسال کیا ہے نہائت خوشی اور فخر ظاہر کیا ہے اور یہہ بھی ایراد کیا ہے کہ ایک اور سمت سے بھی نہائت طمانیت و مسرت بخش خبر آئی ہے کہ سر ہربرشمشیر وزیر نیپال نے جہاں سے ہمکو قیمتی سنگروٹ گورکھے ملتے ہیں - اِن تمام دیسی اخبارات کا داخلہ ملک میں بند کردیا ہے - جو گورنمنٹ ہندوستان کے مخالف ہیں یا اسکی طرف سے بغاوت کا دم بھرتے ہیں +

اخبار مارننگ پوسٹ ہندوستان کی حالت پر بحث کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ اگر اقوام کو معلوم ہوجائے کہ مزاحمت کرنی سے اُنکو کچھ بھی فائدہ نہ ہوگا - اور اس میں سراسر مایوسی ہے تو بلا ہتھیار اُٹھائے وہ گورنمنٹ ہندوستان کی مطیع ہوجائیں - اگر وہ ایسا نہ کرینگی تو بزور شمشیر اُنکو ایسا کرنا پڑیگا لیکن جب یہہ قومیں مغلوب ہوجائیں اور یہہ آگ بجھ جائے اسوقت اُنکی متابعت کی شرائط میں سب سے پہلے یہہ ہونا چاہیے کہ یہہ کل ہتھیار ہمارے حوالہ کردیں - اسکے بعد اِن اقوام کو یہہ ذمہ داری اپنے اوپر لینی پڑے کہ جو انگریز افسر اُنکے علاقوں میں بھیجے جائیں اُنکی سلامتی کے جوابدہ ہوں - اور علاوہ اسکے انگریزی نگرانی میں سڑکوں کی تعمیر کیواسطے معقول مزدوری لیکر یہہ کام کرنیوالے آدمی ہمکو دیں - جو افسر اُن میں بھیجے جائیں وہ حلقہ کے ملازمان سول میں سے منتخب ہوں - یا ایسے تجربہ کار فوجی افسر ہوں جو پشتو زبان سے بخوبی ماہر ہوں - اِن افسروں کی نگرانی اور انتظام میں تمام علاقہ کی پیمائش ہو اور نقشے تیار کئے جائیں - اور ان افسروں کو فہمائش کیجائے کہ وہ رپورٹ کریں کہ کیا تدابیر اختیار کیجائیں کہ آبپاشی اور زراعت سے جہاں کہیں یہہ ممکن ہو - اور نیز ہر ایک قسم کی محنت و حرفت اور تجارت سے اِن اقوام کی بہبودی اور آسودگی یقینی ہوسکے گورنمنٹ ہندوستان کو اَب اِس مسئلہ پر غور کرنا چاہیے کہ کیا تدابیر اختیار کیجائیں کہ جسطرح کچھ عرصہ گذرا اسکو نکی طرح یہہ پٹھان قومیں بھی برٹش گورنمنٹ کی وفادار اور خیر خواہ حامی اور مددگار بنجائیں - اِس عقدہ کا حل کسیطرح مشکل نہیں - اور جسطرح ہو اسکا حل کرنا ضروری ہے - سرحد کا استقبال اور دراصل کل ہندوستان کے استقبال کی تکمیل اسی ایک تغیر میں ہے - آئندہ چند ہفتوں میں جنگی کاروبار کا انجام جو ہو سو ہو - مگر یہہ مقصد نظر انداز نہ ہونا چاہیے کہ نہ صرف اِن پٹھانوں پر فتح حاصل کیجائے - بلکہ اُنکو مغلوب اور اپنے زیر میں کرلیا جائے - مگر یہہ بھی یاد رہے کہ سکھوں اور دوسری اَور بہادر قوموں کی طرح ضروری ہے کہ قبل اسکے کہ یہہ مغلوب ہوں اُنکو خوب اچھی طرح کوٹا جائے - اور اِن پٹھانوں کو یہہ اچھی طرح ذہن نشین کرادیا جائے کہ کانٹوں پر لاتیں مارنا اچھا نہیں ہوا کرتا +

اِس میں کچھ شک نہیں کہ گورنمنٹ کو اِن فسادوں سے اپنی اِس پالیسی کی غلطی اور نقائص اب بخوبی واضح ہوگئی ہونگی جو ابتک سرحد پر اُسکا طریق عمل رہی ہے - اِن اقوام کو مختلف صورتوں میں علاوہ ماہوار وظائف کے مالی امداد دینا اور پھر آئے دِن تازہ مہموں کی بلا اپنے سر لینا ہزاروں جانباز سپاہیوں کا کٹ جانا - کروڑوں روپوں کا نقصان ہوجانا - گورنمنٹ کو واسطے کچھ کم دقت اور تکلیف نہیں - ہمارے خیال میں اب ہمیشہ کیواسطے اِن سرحدی فسادوں کا خاتمہ ہونا چاہیے - بھٹ پڑے وہ سونا جس سے ٹوٹے کان - گورنمنٹ کی اِس دریادلی اور فیاضی سے جو کچھ اُمید تھی وہ اَب بر آچکی - اگر صرف اِسپر قناعت ہو - جب بھی خیریت ہے کہ ایک مرتبہ دل کھولکر جسقدر کشت و خون ہونا ہو ہوجائے - اور جسقدر بندگان خدا کٹ جائیں - اور جسقدر روپیہ برباد ہونا ہو - ہوجائے مگر روز کا قضیہ تو سر سے جائے - مگر یہہ ممکن نہیں - جبتک کہ اِن قوموں پر کوئی فولاد مرضی حاکم حکمران نہ ہو - اور ایسا کہ جو سخت گیری اور پابندی ضابطہ میں امیر عبدالرحمن خانسے بھی ایک نمبر سبقت رکھتا ہو - اُسوقت تک سرحد پر امن ہونا معدوم ہے نجیت سنگھ نے سچ کہا تھا کہ سلسلہ کوہ سلیمان پنجاب کی گردن میں استرونکا ہے - لہذا یہی بہتر ہے کہ اِن استروں کی دھار ہمیشہ کیواسطے کند کردی جائے

گورنمنٹ نے ابتک جسقدر بیشمار روپیہ اور جانیں اِس سرحد پر ضائع کی ہیں - بمصداق گدھے کا کھایا کھیت - نہ پاپ میں نہ پُن میں - وہ بالکل بے سود گئیں - بلکہ اگر غور سے دیکھا جائے تو جسطرح کسی درندہ کو انسان کے خون کی چاٹ لگ جاتی ہے - اسی طرح انکو اِس قسم کی مفت کی تنخواہوں کا مزہ پڑگیا ہے - گورنمنٹ کو لازم ہے کہ اِس تمام سرحد کو اب فتح کرلے - ہندوستانیوں کے آباد ہونیکیواسطے یہہ علاقہ کھولدیا جائے - افریقہ غیر آباد قطعات کی بجائے ہندوستانی یہاں آکر آباد ہوں - اُن کو زمینیں عطا کیجائیں - نہریں نکالی جائیں - تجارت اور دیگر کاروبار خوشحالی جاری کئے جائیں اور ایک مرتبہ دل مضبوط کرکے روپیہ خرچ کردیا جائے - اور ہمیشہ کیواسطے اِس دردسر سے نجات حاصل کیجائے + موجودہ فساد کو اب قریب اختتام سمجھنا چاہیے - جو کچھ خبریں ابتک موصول ہوئی ہیں اُنسے معلوم ہوتا ہے کہ کرنل دون فوج لیکر ریزون کی طرف بڑھے ملاہاڈا کی مسجد تک جا پہنچے - چند غازیوں نے حملہ کیا مگر مارے گئے - انگریزی فوج کے دو سپاہی مارے گئے اور بیس زخمی ہوئے - دوسری طرف جنرل وسٹ ماکوٹ نے صد اخیلی کے قلعے اور گانوں کو تباہ کردیا - اِسی تاریخ کو سیدگی سے خبر موصول ہوئی کہ دو رات قبل انگریزی فوج کا ایک دستہ افغانی سرحد سے ۴ میل کی فاصلہ پر بیدی میں تھا کہ رات کو گولیاں پڑیں - یہہ گولیاں اغلباً مداخیلیوں نے ماری تھیں - جو اِس غرض سے یہانتک آئے تھے - شیرازی کے کمپنو میں بھی کچھ گولیاں آئیں - اِن حرکات سے ثابت ہوتا ہے کہ مداخیل راہ راست پر نہیں آئے ہیں - تین اکتوبر کو جنرل ایجرٹن ایک دستہ فوج لیکر شیرانی سے جنوب مغربی علاقے کو جانے والے تھے ایدک میں ۲۵ اور ۲۸ کی رات کو اونٹ چرانے والے پھرتے دکھلائی دیئے تھے - اُنپر گولیاں چلائی گئیں - اُدھر سے بھی ہمیں جواب میں گولیاں آئیں - مگر کچھ نقصان نہ ہوا - رائفل بریگیڈ میں بیماری پھیلی ہوئی ہے - گو بہ نسبت

سابق کے بیماروں کی صحت اب اچھی ہے - ابتک انکا ایک افسر اور ۲۴ سپاہی مرچکے ہیں - یکم اکتوبر کو شملہ سے تار خبر آئی ہے کہ اتمان زیوں نے تمام شرائط پر متابعت کرلی ہے جو گورنمنٹ نے اُن کے واسطے مقرر کی تھیں کہ توتائی کے اُتمان خیلوں سے دوسو بندوقیں حاضر کردی ہیں اور ۵۰ اور حاضر کرنیکا وعدہ کیا ہے - کیونکہ سوات پار علاقہ پر ۶۰۰ بندوقیں جرمانہ لگی گئی تھیں - اُن میں اُنکا حصہ صرف اِتنا ہی ہے - ۲۹ - ستمبر کو بجکورہ سے خبر آئی کہ ابتک مہمند لوگونکی طرف سے کوئی جواب موصول نہیں ہوا - چنانچہ پھر اُنکی سزادہی شروع ہوئی دریا کے دونوں کنارہ بارہ گانوں میں فوج گئی - ۱۵ - برج اڑائے گئے اور بہت سامال ضایع کیا گیا - کسی نے مزاحمت نہ کی رات کو کمپو واقع سدا میں گولیاں آئیں - مگر صرف ایک خچر مارا گیا - یکم اکتوبر کو شملہ سے بذریعہ تار خبر موصول ہوئی تھی کہ جنرل جفری کے بریگیڈ کا دشمن سے مقام اگراہ پر سخت مقابلہ ہوا - اگراہ کے اُوپر دشمن کی تعداد کثیر تھی - دو انگریز افسر مارے گئے - دو سخت زخمی ہوئے - ایک افسر کو خفیف زخم آئے - تین انگریز سپاہی مارے گئے اور ۱۵ - زخمی ہوئے - دیسی سپاہی ۱۰ مارے گئے - اور ۲۲ زخمی ہوئے - ۲ - اکتوبر کو شملہ سے تار موصول ہوا کہ امیر صاحب نے ضلع جلال آباد میں ایک اعلان شائع کیا ہے جسمیں اپنی رعایا کو افغان علاقہ چھوڑکر جہاد میں شریک ہونیکی ممانعت کیگئی ہے - اور بصورت خلاف ورزی اس حکم کے ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا قرار پائی ہے +

قلعہ لاکھارٹ سے یکم اکتوبر کو خبر موصول ہوئی ہے کہ سدا پر ۲۳ - تاریخ کو حسب اُمید حملہ نہ ہوا - مگر ۲۲ - کی رات کو ۲۰۰ حملہ آور ایک گاؤں پر آپڑے جو سدا سے ۶ - میل کے فاصلہ پر ہے - اور ملک کو لگے مگر ایک دوسرے گاؤں کے لوگوں نے جہاں سے یہہ حملہ آور گذرے تھے ہمکو اُن کے پیچھے سے چھڑا لیا - چمکانی قوم ہمارے خلاف موسیٰ زیوں سے ملگئی ہے - اور یہہ دونوں قومیں حملہ آوروں کی جماعتیں روانہ کررہی ہیں ۲۵ موسیٰ زیوں نے ۴ سوار و پیر جو گشت کو جارہے تھے گولیاں چلائیں - ایک سوار مارا گیا - مگر فوج پہنچنے پر دشمن بھاگ گئے - سوار کی لاش ٹکڑے ٹکڑے کردیگئی تھی تھل اور ہنگو کے درمیان پھر تار کاٹ دیا گیا ہے - ۲ - اکتوبر کو شملہ سے خبر آئی کہ موسیٰ زیوں کی ایک کثیر جماعت نے تیسرے رسالہ بنگال کے ایک گشتی حصہ پر کل سدا میں حملہ کیا - ایک دفعدار مارا گیا - اور ایک دفعدار اور ایک سوار سخت زخمی ہوئے - خانکی درہ میں اورکزئی ہماری مزاحمت کیواسطے جمع ہورہے ہیں - آفریدی اورکزئیوں کے ساتھ نہیں ہیں - مگر خبر ہے کہ وہ خیبر کے درہ کیطرف بڑھ رہے ہیں - پشاور سے یکم اکتوبر کی خبر ہے کہ درہ سوات یا باجورہ کی پاس ہماری فوج کا دشمن سے مقابلہ ہوا - دو انگریز افسر اور ۴ - سپاہی مارے گئے مفصل حال ابتک معلوم نہیں ہوئی - خبر ہے کہ کرنل ولبرٹز آخرکار تراہ مہم کے ساتھ جائینگے - مگر یہہ معلوم نہیں کہ کس عہدہ پر +

۳ - اکتوبر کی خبر ہے کہ ملکہ معظمہ نے نواب وائسرائے کو پھر ایک تار ارسال کیا ہے - جسمیں حالی جنگوں کی رخصیو پر اظہار تاسف فرماکر انکا حال دریافت کیا ہے - پنجکورہ تک تار بن گیا ہے - درہ سے سخت لڑائی کی خبر آئی ہے - ان قوموں سے لڑنے میں ہماری فوجوں کو ایک نقصان یہہ ہے - کہ افغانی سرحد بہت ہی قریب ہے - دشمن اس حد کے پار بھاگ جاتے ہیں - اور موقع پاکر پھر آپڑتے ہیں - اور ان حرکات پر بھی ہم مجبوراً کچھ نہیں کرسکتے - سرحد افغانستان اسی طرح ہمارے واسطے ناقابل گذر ہے - حالانکہ کسی یورپین سلطنت کے ساتھ اگر ایسا اتفاق ہوتا تو یہہ وقت نہ پیش آتی - گلستان سے ۲ - اکتوبر کو خبر آئی ہے کہ ممو یوسفزئی نے قاصد روانہ کئے ہیں - اور کہلا بھیجا ہے کہ وہ مطابعت پر تیار ہیں - اور کل مال جو لیگئے ہیں واپس کردینگے یہہ لوگ پورا جرگہ بھیجنے کو بھی تیار ہیں - ڈاک کا انتظام بہت خراب ہے - پشاور سے خبر آئی ہے کہ تراہ کی مہم ۱۵ - تاریخ ماہ حال سے پہلے غالباً روانہ نہ ہوگی +

مسٹر تلک کی سزایابی پر بنگال کے دیسی اخبارات نے اس تحریک پر کہ کس مناسب طریق سے اس واقع پر اظہار افسوس درنج کیا جائے مختلف تجویزیں شائع کیں - ایک اخبار نے لکھا کہ ایک دن مقرر ہو اور ہندو سب سے بڑھکر موثر طریق سے اس غم کا اس طرح اظہار کریں - جسطرح وہ اپنے کسی عزیز قلبی کی وفات پر کیا کرتے ہیں - ایک نے لکھا کہ ایک خاص عرصہ تک مثلاً ۶ ماہ تک تمام اخبارات اس افسوس درنج کا اس طرح اظہار

کریں - کہ سوائے حکام کی تعریف اور مدح سرائی کے اور کچھ نہ شائع کریں - ایک اخبار نے لکھا کہ ایک خاص دن مقرر ہو اور اس روز تمام اخبار خالی رہے - صرف پہلے صفحہ پر مسٹر تلک کی تصویر دی جائے - اور اخبار خریداروں کے پاس بھیجا جائے - اور آخرکار یہہ تجویز پریس ایسوسی ایشن کیطرف سے شائع ہوئی کہ جن اخبارات کا تعلق ایسوسی ایشن ہذا سے ہے - وہ ایک مرتبہ سیاہ حاشیہ ماتمی کے ساتھ شائع ہوں - اس اثنا میں امرت بازار پتریکا نے ایک خط کا خلاصہ شائع کیا ہے - جو سزایابی سے بہت تھوڑا ہی عرصہ پہلے مسٹر تلک نے ایک اپنے دوست کو لکھا تھا - اور وہ حسب ذیل ہے :-

"میں اپنے آپکو مجرم کبھی قرار نہ دونگا - گو فریق ثانی کا یہی منشا ہے - لوگوں میں میری حیثیت میرے چلن پر ہی منحصر ہے - اور اگر استغاثہ مجھپر غالب آجائے - گو مجھ کو تہ دلسے یقین ہے کہ نہایت ہی کمزور ہے تاہم مجھ کو انڈمان (کالا پانی) میں رہنے سے بھی ویسی ہی خوشی ہے جیسے مہاراشٹر میں - مجھپر کوئی انصاف سے ڈر نہیں ہے - مجھکو صرف زبان مرہٹہ سے ناواقف جیوری کا ڈر ہے - آپ اور میں اچھی طرح جانتے ہیں کہ ہم اس قابل ہی نہیں کہ برٹش گورنمنٹ کی خلاف بغاوت پھیلائیں - اور اسی واسطے ہم میں سے کسی کا بغاوت کی نفرت خیز جرم پر سزایاب ہونا ناممکن ہے - لیکن اگر ہم پالیٹکس سے سابقہ ڈالیں تو ایسے خطرات کا برداشت کرنا ہمکو لازم ہوگا - ایسے خطرے ہمارے کام کے ساتھ لگے ہوئے ہیں اور میں انکا مقابلہ کرنیکیواسطے تیار ہوں - اگر آپ سب صاحب مجکو مشورہ دیں تو میں صرف اس قدر کہنے کو تیار ہوں کہ "میں نہیں سمجھتا کہ مضامین باغیانہ ہیں - مگر گورنمنٹ کی شیر دلی کا خیال اسکے برعکس ہے - اور مجھکو اس کا افسوس ہے" - مگر گورنمنٹ اس سے مطمئن نہوگی - گورنمنٹ کی غرض یہہ ہے کہ پونا کے سربرآوردہ لوگونکو ذلیل کیا جائے - اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ مجکو پروفیسر گوکھیل اور اڈیٹر گیان پرکاش کی طرح کچا تنکا نہ پائینگی - پھر آپ کو یہہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ ایک خاص حد کے بعد ہم سب عوام کی خادم ہیں اگر کسی نازک موقع پر آپ اپنے آپ میں ہمت استقلال کی قابل افسوس عدم موجودگی دکھلائیں - تو آپکی طرف سے انکو سخت مایوسی ہوگی - مگر سب سے بڑھکر بحیثیت ایک متدین اور معزز شخص کے میں کس طرح اپنے آپ کو بغاوت کا مجرم قرار دوں - جب میں اسکا مرتکب ہی نہیں ہوا ؟ اگر سزا ہو - تو میرے اہل ملک کی ہمدردی میری معاون بنیگی اور میری مدد کریگی" +

+

بمبئی کا اخبار ٹائمز آف انڈیا "شارع عام پر بغاوت" کی سرخی سے لکھتا ہے کہ بہار کے پرتاب گنج بازار میں اگلے دن مسلمانوں کے ایک عام مجمع کے سامنے دو ملاؤں نے حکمران گورنمنٹ کی ہتکنی کے واسطے جہاد کا وعظ کیا - اخبار مذکور لکھتا ہے کہ یہہ ملا افغانستان سے آئے ہیں - اور ایسے ہی وعظ برابر کرتے چلے آئے ہیں - مجمع بہت کثیر تھا - ملا وعظ کرکے آگے گئے ہیں - اخبار مذکور یہہ بھی لکھتا ہے کہ پولیس نے ابتک انکی کچھ خبر لی اخبار مذکور کو لکھنا چاہیے گو اس خبر میں بہت کچھ مبالغہ ہو مگر اسکی اصلیت ضرور ہے - اور وہ اصلیت بھی اس قابل نہیں کہ اس سے لاپرواہی کیجائے - مگر مجکو سخت تعجب ہے کہ انگلو انڈین اخبارات کسطرح خفیف سی باتونکو جورائی کے برابر بھی نہ ہوں - پہاڑ بنا دیا کرتے ہیں - افغانستان سے چلکر دو ملاؤں کا بہار تک پہنچنا - اور ایسے موقع پر جبکہ پولیس نہایت احتیاط سے غیر معمولی ہوشیاری کے ساتھ اندرون ملک میں کام پر مصروف ہو - ان ملاؤں کا ہندوستان کے شہروں میں وعظ کرنا - اور پھر پہاڑ کے ایک بازار میں - روز روشن میں - ایک مجمع کثیر کے سامنے - گورنمنٹ کی خلاف - جہاد کا وعظ کرنا - اور پھر اب تک کسی حاکم یا پولیس افسر کو خبر نہ ہونا ایسے حالات میں جن پر یقین ہونا قریباً ناممکن ہے + نہایت مناسب ہو - اگر انگلو انڈین اخبارات کچھ عرصہ کیلئے ہی واسطے ہندوستان کی رعایا اور نیز برٹش گورنمنٹ پر رحم کھاکر ان مشکلات کے دنوں میں اپنے اس شغل کو ترک کردیں جس سے گورنمنٹ کو مفت کی محنت دردسری - اور احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کی تکلیف لاحق ہو - اور رعایا کو علیحدہ اس اندیشہ اور وقت کا سامنا ہو - اور اسکا دل چاہے کہ گورنمنٹ کو اسپر اعتبار نہیں +

ہندوستان کی خبرین

مہاراجہ گائیکوار بڑودہ - درستی صحت کیواسطے معہ عیال واطفال مصر کو جانے والے ہین +

حال کے زلزلہ کا ایک نتیجہ یہ ہوا ہے کہ کئی شہرون کے محل وقوع منتقل کئے جانیکے تجویزین ہو رہی ہین بعض اشخاص کا خیال ہے کہ شیلانگ ایک ایسے مقام پر آباد کیا جاے - جو موجودہ مقام سے ایکہزار فٹ بلند ہو - ایک اور تجویز ہے کہ رنگپور کے صدر دفاتر ریلوے لائین کے پاس بدل دئی جائین - زمیندار اور تجار پیشہ بیوپاری لوگ اسکے خلاف ہین - اونہون نے بنگال مین ایک میموریل گورنمنٹ کی خدمت مین ارسال کیا ہے جسمین اونہون نے سخت افسوس و قلق جتلایا ہے - اور گو یہ تسلیم کیا ہے کہ رنگپور کو پہلے زلزلہ سے سخت نقصان پہونچا ہے - مگر اسکا کچھ مضایقہ نہین - اپنے حکام پر ہمکو کامل اعتقاد ہے کہ وہ اس قسم کی مصیبت کا کافی انسداد کر سکتے ہین +

۲۵ - ستمبر ۶ بجے شام کو راولپنڈی مین گرد و غبار کا ایک عظیم طوفان آیا جسمین ایک عجیب بات یہ تھی کہ اسکی آمد ناگہانی تھی اور ۱۰ منٹ کامل تمام چھاونی پر گھٹا ٹوپ اندھیرا چھایا رہا - درختون اور باغات کا نقصان بکثرت ہوا ہے +

دیسی فوجون کے علیحدہ علیحدہ فریق مین تقسیم ہو جانیکے باعث چھٹی اور دسوین بنگال لمپٹن کے تھے لفظ جٹ - اور دوسری - چوتھی - ساتوین - آٹھوین - گیارہوین - ۱۳ وین اور ۱۶ وین بنگال پلٹن کے ساتھ لفظ راجپوت ایزاد کیا جائیگا +

مالی وجوہات کے باعث لائل پور سے آگے ریلوے بالکل بند کر دی گئی ہے +

اخبار پاونیر لکھتا ہے کہ ایک بڑا بھاری مسئلہ گورنمنٹ کو یہ طے کرنا ہوگا کہ جو خان برٹش گورنمنٹ کے دوست اور معاون رہے ہین - مثلاً خان نواگئی - وہ اسکے بعد کسطرح محفوظ رکھے جا سکین گے آیا بہتر ہے کہ ایسی تدابیر اختیار کیجائین کہ آیندہ کیواسطے اطمینان اور امن کی صورت پیدا ہو +

ایک بمبی نے خان مین ایک ۱۳ سال کے لڑکے پر دعوی کیا کہ ملزم مستغیث کی عورت کو جسکی عمر ۲۲ سال کی ہے بھگا کر لیگیا ہے - ملزم کے عدالت مین پیش ہونے پر جج صاحب ہنس پڑے - اور مستغیث سے کہدیا گیا کہ اس عمر کا لڑکا جرم استغاثہ کا مرتکب نہین ہو سکتا +

اخبار بمبی گزٹ لکھتا ہے - کہ چند روز سے متواتر افوا ہین گرم ہو رہی ہین کہ اکثر اشخاص حکام کے علم مین ایسی آگئے ہین کہ اغلباً پونا کے حادثہ کا پتہ چل جائیگا جو اب تک لاعل رہا ہے جیسا کہ ایسی موقعون پر دستور ہے پولس کسی قسم کی آگاہی دینے سے انکار کرتی ہے - مگر باوجود اس احتیاط کے عام اعتقاد ہے کہ معاملات اس درجہ تک پہونچگئے ہین کہ حادثہ مذکور کے متعلق اہم حالات معلوم ہون +

نیلگری ریلوے کی تعمیر پر جو حال مین تازہ سرکاری رپورٹ شایع ہوئی ہے - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ۹ سرنگون مین سے ۶ سرنگین ختم ہو گئی ہین - ۲ میل تک پٹری رکھدی گئی ہے - اور گاڑیان وغیرہ انگلینڈ سے طلب ہوئی ہین جو اس سال کے اختتام تک پہونچ جائینگی +

کراچی مین ایک واردات طاعون کی ہوئی ہے - لفٹنٹ لا کی خدمات انسدادی کیلئے دیدی گئی ہین صاحب موصوف کیماری مین مسافران بحری کا معائنہ کرینگے - جو طاعون زدہ بندرگاہون سے پہونچتے ہین +

کراچی مین ولنٹیر رجمنٹ کی ایک گورہ نے خودکشی کر لی یہ اس رجمنٹ مین تھوڑے ہی عرصہ مین چوتھی واردات خودکشی کی ہے +

خبر تھی کہ سر ولیم لاکہارٹ ۳۰ - ماہ ستمبر کو مری سے راولپنڈی پہونچکر ۱ کو کوہاٹ مین وارد ہونگے +

اقوام کوہ سیاہ کیطرف سے اب عملی طور پر کوئی اندیشہ نہین کہ وہ برٹش گورنمنٹ کو سرحد پر کچھ تکلیف دینگی کیونکہ انمین خود آپسمین ہر وقت جنگ و جدال جاری ہے - لاہور کا اینگلو انڈین روزانہ اسپر لکھتا ہے کہ خدا کرے وہ اسی طرح آپسمین کٹتی مرتی رہین +

سر جان وڈبرن - اس مہینے رخصت پر جانیوالے ہین اور فروری مین واپس تشریف لائینگے انکی بجاے مسٹر بی - ایم - رواز - سی - ایس - آئی - فنانشل کمشنر پنجاب قایم مقام ممبر کونسل مدراس زراعت کا کام سرانجام دینگے +

پنجاب چیف کورٹ نے کام کی زیادتی کے باعث چھٹے مزید جج کیواسطے درخواست کی تھی اب خبر ہے کہ گورنمنٹ ہندوستان نے اپنی سفارش کے ساتھ یہ درخواست صاحب سکرٹری آف سٹیٹ کی خدمت مین ارسال کر دی ہے - اور یقین واثق ہے کہ ایک دو ماہ مین چھٹا جج چیف کورٹ مین مقرر ہو جائے گا +

اخبار کاٹھیاوار ٹائمز لکھتا ہے کہ بمبئی کی گورکشک سبھا نے ایک درخواست راؤ صاحب بھگوانی داس صاحب کے خدمت مین ارسال کی ہے کہ کچ سے زراعتی مویشیون کی برآمد بند کر دین - درخواست پر دو ہزار ہندو و پنجہ مخط ہین +

ممالک متوسط کے غریب خانہ مین محتاجونکی تعداد سے انکے رجسٹر مین کمی نہین معلوم ہوتی - صرف ایک ضلع مین محتاجونکی تعداد غریب خانہ مین تین ہزار سے زاید ہے باوجودیکہ بکثرت غربا امدادی کامون پر بھی لگے ہین اور کثرت سے ایسی ہین جنکو گھر بیٹھے کہا گیا ہے کہ امداد ملتی ہے - ۶۰۰ سے زاید اسوقت خانہ کی رسالہ تیم بھی ہین

پرولیا کے سب ڈویژنل آفسر کے سامنے ایک مقدمہ کے دوران مین تحقیر عدالت پر جنگل چندر متر پلیڈر کو عدالت نے پچاس روپیہ جرمانہ کی سزا دی - اپیل مین جرمانہ ۱۶ روپیہ رہگیا - اب ہائیکورٹ مین رجوع کیگئی ہے +

کلکتہ کی عدالت خفیفہ مین ایک مقدمہ پیش ہے جسمین کلکتہ ٹرامویز کمپنی نے مسٹر جھنی لال بہوس اسسٹنٹ کمیشنر پر ۵ ۶ کے ہرجانہ کا دعوی کیا ہے مدعا علیہ کا گھوڑا گاڑی سے گر پڑا لوگون نے کہا کہ یہ ٹرامویز کمپنی کے گھوڑے نے گرایا اور مدعا علیہ نے اوسکو ۳/۴ گھنٹہ تک سڑک پر سے اٹھانے نہ دیا - چنانچہ اب کمپنی نے وقفہ کیواسطے معاوضہ مذکور بذریعہ عدالت طلب کیا ہے +

۲۷ - ماہ گذشتہ کو مقدمہ اخبار جامع العلوم عدالت صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مراد آباد مین پیش ہوا - پبلک پراسیکیوٹر مسٹر شیر نے مطابق سے گورنمنٹ کیجانب سے استغاثہ پیش کیا - سپرنٹنڈنٹ پولس اسٹیوارٹ صاحب کی شہادت قلمبند ہوئی ماسٹر انبا پرشاد ملزم نے بیان کیا کہ وہ اپنی بریت کی شہادت سشن مین پیش کرینگے - ۲۰ - اکتوبر کو پیشی سشن کی قرار پائی ہے - ملزم نے بہت سے گواہونکی فہرست اپنی جانب سے پیش کی ہے - جنکو وہ عدالت سشن مین پیش کرنا چاہتے ہین - ملزم کی جایداد اوسکے بھائی کے حوالہ کی گئی ہے - عدالت مین مجمع کثیر نہ تھا (از ہندوستانی)

مارننگ پوسٹ کا بیان ہے کہ پولس نے ثبوت بہم پہونچا لیا ہے کہ مالٹو برادران مین چھوٹا بھائی قتل مسٹر رینڈ مین شریک تھا - اور اونکے ۱۳ ہمراہی حلیخانہ مین ہین جنمین سے دو نے اقبال کر لیا ہے - کہ وہی قاتل تھے تمام کاغذات مرتب ہو رہے ہین جنکی تربت کے بعد کارروائی مقدمہ شروع ہوگی +

ایک جرمن گھڑی ساز مسمی فیلکس بن کہار ڈ کچھ عرصہ ہوا اپنے مالکون کے جواہرات قیمتی ۵ ہزار لیکر بھاگ گیا - مگر چٹاگانگ مین گرفتار ہو کر کلکتہ آگیا ہے جسوقت چٹاگانگ مین اوسکو گرفتار کرنے لگے - اوسنے مسٹر ہیری والٹرس ایک بورڈنگ کے مالک کو گولی ماری جس سے وہ سخت زخمی ہو گیا - اس کے بعد فیلکس نے خودکشی کرنے کی کوشش کی چنانچہ قتل کی کوشش کے جرم مین اسکو ۳ سال قید سخت کی سزا ہوئی - اور اقدام خودکشی کے جرم مین تین مہینہ کی +

۲۸ - ستمبر کو ایگتپوری (محاطہ بمبئی) سے چار میل کے فاصلہ پر موضع گوتی مین طاعون کی تلاشی لینیوالی جماعت پر لوگون نے یورش کی اور ۴ شخص زخمی کر دئے - افسر معائنہ کنندہ و بار اور اسسٹنٹ سرجن کو سخت زخم آئے ہین +

وبا طاعون کے واسطے خانہ بخانہ تلاشی کی جماعت پونا مین از سر نو قایم ہو گئی ہے - چھاونی اور شہر دونون جگہ کارروائی ہو رہی ہے - دو جماعتین انگریزی اور دیسی سپاہیونکی مع دیسی اشخاص کے جنہون نے اپنے مرضی سے اپنی خدمات پیش کی ہین - گشت کر رہی ہین +

پہلی - آٹھوین - اور نوین بمبئی پیدل پلٹن کی آجکل بمبئی کے مسلمانونکی دکانپنون کی جگہ پر منظور ہو چکی ہین

دو کمپنیان راجپوتانہ اور ممالک متوسط کے مسلمانون کی رکھی جاوین گی - صاحب سکریٹری آف سٹیٹ کی خدمت مین اسکی سفارش بھی کی گئی ہے +

مالی مشکلات کے باعث کھانے دال سے آگے ریل کا کام بالکل بند کر دیا گیا ہے +

کاشمیر مین چیچک کا مرض جو کچھ عرصہ سے پھیلا ہوا تھا - اب معدوم ہو گیا ہے - سرینگر اور دیگر اضلاع مین ٹیکا چیچک کا مستحکم انتظام کیا گیا تھا +

چندہ امداد قحط ہندوستان کی میزان ۳۱ - اگست ۱۸۹۷ء کو آٹھ لاکھ ۶۵ ہزار ۳ سو ۳ روپے تھی +

مسٹر تیلک عمر کھاڑی جیل سے پونہ کے یروڈہ جیل کو بھیجدے گئے +

یکم اکتوبر کو بمبئی سے خبر آئی ہے کہ جہاز نگڈالا نامی اور کئی ایک تالے پیڈو جہاز بندرگاہ سے باہر گولہ باری کی مشق کر رہے تھے - کہ ایک تالے پیڈو جہاز پر ایک افسر ماجس نے توپ چلائی اور جہاز کے پیچھے ہٹنے اور سمندر کے صدمہ سے افسر معہ توپ کے سمندر مین جا پڑا - جہاز پر نشان دینے والا شخص سمی ٹیپر سن فوراً ماجس کے بچانے کو کود پڑا - اور جبتک کہ تارپیڈو جہاز جو زور سے چل رہا تھا روکا جا کر انکی مدد کو نہ آیا - ٹیپر سن ماجس کو پکڑے رہا - مگر اس اثنا مین سمندر کی ایک لہر نے دونون کو جہاز کے ساتھ ٹکرا دیا اور ٹیپر سن نے ماجس کو چھوڑ دیا جو فوراً ڈوب گیا - مگر ماجس کے ساتھیون پر کسی قسم کا الزام نہین دیا جاتا +

مہاراجہ پٹیالہ جمعرات کو پشاور سے بذریعہ سپیشل ٹرین پٹیالہ کو روانہ ہو گئی ہین - جہان ۵ - اکتوبر کو دسہرہ کا دربار منعقد ہو گا +

آفیسر پدیون اور ادرک زمینون کی بہم کے متعلق انتظام ڈاک مکمل ہو گیا ہے +

نہایت خوف ہے کہ ہردوار مین بھی وبا طاعون از سر نو پھوٹی ہے +

حضور لفٹنٹ گورنر پنجاب ۲۵ - اکتوبر کو شملہ سے روانہ ہو کر سیدھے لاہور پہنچین گے +

روپڑ اور اسکے مضافات مین فصل خریف نہایت سرگرمی سے درو ہو رہی ہے - بارش بکثرت ہے - اگلی فصل کی امید کامل ہے - نرخ گندم اٹھائیس سیر خام ہے - بتاریخ ۲۰ - مدرسہ اسلامیہ کا سالانہ امتحان ہوا - نتیجہ اچھا رہا - ممتحن صاحب مبلغ ۱۵۰ امدادی روپیہ ملنے کی رپورٹ کر گئے ہین - پچھلے سال مبلغ ۱۵۰ روپیہ ملے تھے - گویا مبلغ ۱۵۰ کا اضافہ ہوا - اس مدرسہ کے استادان کا تغیر و تبدل زیر تجویز ہے - شہر مین بخار کی اکثر شکایت ہے - میونسپل بورڈ سکول کا سالانہ امتحان ۳۰ - تاریخ کو ہو گا - آجکل مدرسہ مین سفیدی وغیرہ سالانہ مرمت ہو رہی ہے - یہان میسٹری برکت علی آتما پینے کی کل (یعنی چکی) بنا رہا ہے - ہمین یقین ہے اگر وہ اپنے ارادہ مین کامیاب ہو گیا تو بہت مفید ہو گی

ریاست نالاگڈھ کی جو بہادر سکھ کی وجہ سے عجیب خبرین سنی جاتی ہین - کہ وزیر بہگوان سنگھ صاحب معطل ہین اور ان کی جگہ کنور صاحب کام کرتے ہین - وکیل منشی اکرم بخش صاحب قید - سید عطا احمد موقوف انکی جگہ میر حسین کام کرتے ہین وغیرہ وغیرہ - اس ریاست کے وزیر سابق موقوف شدہ منشی غلام قادر خان صاحب پھر وزارت پر جانیکی امید رکھتے ہین اور وہ روپڑ مین بودوباش رکھتے ہین +

۲۷ - تاریخ کو ۵ بجے شام کے حضوری باغ مین خان بہادر جناب شیخ خدا بخش صاحب جج عدالت اعلیٰ لاہور کو جوبلی کے ڈسٹرکٹ جج مقرر ہوئے ہین - شہر لاہور کی پبلک کیطرف سے ایک گارڈن پارٹی دیگئی جسمین ہر ملت و مذہب اور ہر فرقہ اور طبقہ کے لوگ آفیشیل اور نن آفیشیل موجود تھے جس سے شیخ صاحب کی اعلیٰ درجہ کی ہر دلعزیزی کا کامل ثبوت ملتا تھا - کئی نظمین اور تقریرین شیخ صاحب کی مفارقت کے اظہار افسوس مین پڑھی اور کہی گئی جنکا شیخ صاحب نے تہ دل سے شکریہ ادا کیا - اور اخیر مین تمام حاضرین کی خدمت مین ریفریشمنٹ پیش کی گئین - جو ہندو مسلمانون اور انگریزون کیواسطے علیحدہ علیحدہ چنی ہوئی تھین +

پراونشل فیمین فنڈ پنجاب کی تعداد ۱۲ لاکھ ۱۱ ہزار ۲ سو ۳۹ روپیہ تک پہونچ چکی ہے +

ڈیامنڈ جوبلی کی یادگار مین حضور ملکہ معظمہ کا بت بنانے کیواسطے جو چندہ جمع ہو رہا ہے اب اوسکی تعداد ۱۶۰۷۹ روپیہ ہو گئی ہے - چوبیسوین انفنٹری مالاکنڈ کے افسرون اور سپاہیون نے ۱۵ روپیہ بھیجا ہے +

خوفناک حادثہ ریلوے - سدرن مرہٹہ ریلوے کے سیکشن بنگلور و میسور پر ایک دردناک حادثہ عظیم واقع ہوا ہے جسکی کیفیت یہ ہے - کہ ۲۲ تاریخ کو ۹ بجکر ۲۵ منٹ گذرنے پر جو ٹرین بنگلور سے میسور کو جاتی ہے - وہ مڈور سٹیشن کے قریب پل پر سے دریا مین سرنگون گری - پانچ سالم گاڑیان معہ مسافرون اور اسباب کے دریا کی نذر ہوئین - جانون کے نقصان کا تخمینہ ۸۰ سے ایکسو تک کیا جاتا ہے - مگر اسوقت تک صرف ۵ لاشین دستیاب ہوئی ہین - انمین ایک سرے درجہ کی گاڑی تھی - مردون - عورتون اور بچونکی چیخون نے جو امداد کیواسطے پکار رہے تھے ہجوم کلیجہ مونہہ کو آتا تھا - کئی آدمی تو انجن کے پھوٹنے سے جھلس گئے - حسن اتفاق سے پانچوین گاڑی کے سرنگون ہونیکے بعد جوڑ ٹوٹ گئے ورنہ ابھی بہت زیادہ نقصان ہوتا +

بہار مین رفع تکلیف قحط کا کام جو محکمہ تعمیرات کی نگرانی مین جاری تھا چند روز مین بند ہو جائیگا +

اخبار جامع العلوم مرادآباد کے متعلق اخبار ریویو مرادآباد سے حسب ذیل مفصل حالات معلوم ہوئے ہین - ایڈیٹر جامع العلوم کیطرف سے کوئی کونسلی نہ تھا - اول صاحب مجسٹریٹ نے ملزم کو درخواست استغاثہ کا اردو زبان مین ترجمہ سنایا اوسکے بعد ۱۴ - جولائی ۹۷ء کے جامع العلوم کا وہ حصہ سنایا گیا جسپر استغاثہ دایر ہوا ہے - اوسکے بعد چیف ریڈر نے اقرار نامہ اجرائے اخبار مدخلہ پروپرائیٹر پڑھکر سنایا اور مسٹر شیمیر نے بتائید اپنے دعوے کے ۱۶ پرچے جامع العلوم کے داخل عدالت کئے یہ پرچہ جات مطبوعہ ۲۱ - مارچ - ۷ - اپریل - ۲۱ - اپریل - ۷ - مئی - ۲۱ - جولائی تھے - زان بعد ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولس کا اظہار قلمبند ہوا جسمین یہ ثابت کرایا گیا تھا کہ رجسٹر خریداران و اخبار جامع العلوم کی جلداون کے کارخانہ سے برآمد ہوئی منشی صاحب سے صرف اسقدر تصدیق کرائی گئی کہ اخبار جامع العلوم کے شایع کرنیوالے ہین - یہ تمام کارروائی ختم ہونے پر مسٹر شیمیر نے نہایت مختصر الفاظ مین عدالت پر ظاہر کیا کہ اونکا دعویٰ ملزم پر ثابت ہے - عدالت نے جرم دفعہ ۱۲۴ الف تعزیرات ہند کا قایم کر کے ملزم کو سرشتہ سپرد کیا اور جو جائداد ملزم کی زیر نگرانی پولس تھی - وہ واگذاشت کر دی گئی - ملزم نے حسب ذیل پانچ گواہون کے نام واسطے طلبی کے لکھائے ہین -

(۱) منشی محبوب عالم صاحب مالک پیسہ اخبار لاہور - (۲) منشی انشاء اللہ خانصاحب ایڈیٹر اخبار وکیل امرتسر - (۳) منشی رام رچپال صاحب ایڈیٹر سول اینڈ ملٹری نیوز لدھیانہ (۴) منشی سجاد حسین صاحب مالک اخبار اودھ پنچ لکھنؤ - (۵) منشی گنگا پرشاد صاحب ورما مالک اخبار ایڈووکیٹ لکھنؤ +

نینی تال اور کرپا تال مین ۲۶ - ۲۷ گذشتہ کو جو موسلادھار مینہہ برسا اس سے اسطرف کی اضلاع کی میزان بارش اس سم مین ۱۲۳ انچ پہونچگئی ہے +

تعلقداران اودھ نے سر انٹونی میکڈانل لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی کو ضیافت کی دعوت دی ہے تاکہ اس مصیبت بھرے زمانہ مین نواب صوف کے حسن سیاست اور نیز اسکی کوشش کا شکریہ ادا کیا جائے جو اونہون نے ہزارون بندگان خدا کی مصیبت اور تکلیف دور کرنیکے واسطے کی ... ہے - ضیافت کی تاریخ مقرر ہونا باقی ہے +

گدلیگی ضلع بلاری مین متواتر تین دن مین ۱۰ - پانچ بارش ہوئی - تالاب بھر گئے - دریاؤن اور نالون مین سیلاب آ گئے - اور بلاری سے پانچ روز تک سلسلہ ڈاک منقطع رہا +

یکم اکتوبر کو سر جان وڈبرن نے ایکٹ عدالت ہائے اودھ ۱۸۹۱ء کی ترمیم کا مسودہ قانون پیش کیا اس مسودہ کی ضرورت اسلئے پیش آئی کہ پچھلے سال اپیلون مین ۱۲۴۰ کا اضافہ ہوا - حالانکہ اب تک تعداد ۵۰۰ تک محدود تھی دو دو سال تک اپیل کنندہ کو انتظار کرنا پڑتا - لہذا تجویز ہوئی ہے کہ تیسرے جوڈیشل کمشنر اور تین کمشنرونکی ایک عدالت اپیل بجائے اور بجا جوڈیشل کمشنر الہ آباد کی اس عدالت مین اپیلین سماعت ہون - سر جان وڈبرن نے ممالک متوسط مین مالیہ کاشتکاری کی ترمیم اور استحکام کا مسودہ بھی پیش کیا - اور اونہون نے اسکے متعلق نفاذ قانون کے وجوہات بھی بیان کئے - بڑی غرض اسکی یہ ہے کہ زمیندار اور مزارعین کی حفاظت کیجائے اور موروثی کاشتکاری طریقہ جاری ہو - مزید بران سر جان وڈبرن نے ایکٹ محاصل اراضی ممالک متوسط ۱۸۹۰ء کی ترمیم کا مسودہ بھی پیش کیا جسمین عام اراضی کے مزارعین کی حفاظت کی گئی ہے +

امپیریل سروس کا محکمہ رسد رسانی بہ نسبت چترال کے موجودہ سرحدی فسادون مین بہت مفید اور کارآمد ہوا ہے کیونکہ اسمین بہت کچھ ترقی ہوگئی ہے - جے پور کی رسد رسانی مین ۳۵ چھکڑے اور ۱۲ سو ٹٹو ہین - اور گوالیار کا عملہ اس سے ۱/۴ ہے - اور جسقدر ملازم ہمراہ ہین سب قواعد ان فوجی ترتیب یافتہ

سنہ ۱۸۷۱ء مین جنرل فائچ نے تخمینہ کیا تہا - کہ تبتی برما مین ۳۰ ہزار مربع میل اراضی قابل کاشت ہے - اور اسمین سے صرف ۳ ہزار مربع میل کاشت ہورہی ہے - اسوقت آبادی ۲۰۱۰۰۰۰ تھی - اور اگر تمام قابل کاشت اراضی کا خیال کیا جائے - تو ۲ کروڑ ۵۰ لاکھ آدمی صرف تبتی برما مین گذارہ کرسکتے ہین - اب آبادی ۵۰ لاکھ سے زاید ہے - چنانچہ اب بھی باہر سے لوگونکی آبادہونے کی بخوبی گنجایش ہے - بالائی برما کا کل رقبہ ۸۴۰۰۰ مربع میل ہے - جسمین ۵۴۰۰۰ مربع میل قابل کاشت سمجہا جاسکتا ہے اب اسکی آبادی ۵ ۴ لاکھ ہے - اور اسقدر اراضی سے ابہی کروڑ سوا کروڑ آدمیونکا گذارہ ہوسکتا ہے +

مسٹر ڈی - آر - ہنری انسپکٹر جنرل پولس بنگال نے ایک یادداشت اس کمیٹی کے غور کرنے کیواسطے تیار کی ہے - جو کارخانون مین فساد اور شورش روکنے کیواسطے قایم ہوئی ہے - انکی تجویز ہے کہ علاوہ سمرکٹ پولس ریزرو کے ایک علیحدہ جمعیت بطور خاص ریزرو کے رکہی جائے - اور ہاوڑہ پولس کا ریزرو بہی بڑہا دیا جائے - اور ہگلی کے کنارہ جسوقت کسی کارخانہ مین فساد چھوٹے یا شورش برپا ہو - فوراً دخانی کشتیون پر جو کارخانون کی طرف سے رہتی ہین - پولس اور ریزرو کی کافی نفری موقع واردات پر پہنچ جائے

کوئٹہ مین تین تار کاٹنے والونکو صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے ۵ سال قید سخت کی سزا دی +

اخبار کیپٹیل لکہتا ہے - کہ فوجی مہمون مین تغلب اور چوری کی اسقدر کثرت ہے کہ ایک چالاک بنگالی بابو نے ایک مرتبہ ریل مین سفر کرتے ہوئے خود اپنی زبان سے کہا تہا کہ ایک مہم مین اس نے صرف نچرونکی مد مین ہی تیس ہزار پر ہاتھ مارا تہا +

جودہپور کے سردار تاب سنگہ ابتک علیل ہین +

میسور کے حادثہ ریل سے کوئی ایکسو جانون کا نقصان ہوا +

دولپور مین ٹائفس بخار کے مریض شمار ہسپتال مین داخل ہوئے ہین +

مراد آباد مین سخت ہیضہ پہیلا ہوا ہے - اور بارش کی سخت ضرورت ہے +

خبر ہے کہ اخبار پیاتودہ کے مقدمہ مین ہائیکورٹ کا پورا اجلاس اپیل سماعت کریگا +

گورنمنٹ بنگال نے ۲ لاکھ کی مزید رقم ضلع دربہنگہ مین ماہ ستمبر مین قحط کی امداد پر صرف کرنے کیواسطے عطا کی ہے +

تازہ نقشہ جات سے معلوم ہوتا ہے کہ بمبئی کی تجارت بہ نسبت پچہلے دونون کے اب کچہ اصلی حالت پر آنے لگی ہے - علاوہ نقد کے اشیاء درآمد ۱۶۷ لاکھ کی آئی ہین پچہلے سال اسکے مقابلہ پر ۱۴۱ لاکھ کی قیمتی اشیاء پہنچی تہین +

کلکتہ کی کارپوریشن انگریزون اور دیگر غیر ہندو لوگون کیواسطے مردہ جلانے کی مقام تجویز کررہی ہے +

مدراس گورنمنٹ نے منظور فرمالیا ہے کہ مسلمانون کیواسطے اسامیان ہاسپٹل اسسٹنٹون کی علیحدہ مخصوص رکہنے کا قاعدہ سوا عام مقابلہ کے امتحان کے مزید دو سال تک جاری رہیگا +

کراچی مین ایک پٹھان نے ایک پولیس کانسٹبل کو مار ڈالا - اسطرح کئی ایک پٹھانون نے ایک یورپین کو بہی گہیر کر مارا +

صاحب منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے نے احاطہ ریلوے کی صفائی کیواسطے نئے قواعد جاری کئے ہین جنکے رو سے لاہور راولپنڈی سہارنپور - سکہر اور ملتان مین ۱۱ ممبرونکی سینیٹری کمیٹیان قایم کیجائین گی - اور ۳۰ دوسرے سٹیشنون پر بہی چہوٹی چہوٹی کمیٹیان ریلوے ملازمون کی مقرر ہونگی +

دیوانہ کتے کے کاٹے کا جو علاج "کین باتھ" کے نام سے موسوم ہوا ہے - وہ حکام گورنمنٹ کی اجازت سے میو ہاسپٹل لاہور مین قایم کیا گیا ہے جن لوگون کو مشتبہ کتے کے کاٹ جانیکی ذرہ بہی شکایت ہو وہ فوراً اس سائنٹفک نہانے کے غسل سے مستفید ہوکر اپنی جانون کو عذاب سے بچائین +

ملیریا دل نے حصار - رہتک - گوڑگانو اور دہلی مین فصل کو نقصان پہونچایا ہے - مگر کرنال اور دیرہ اسمعیلخان مین بیماری کا بالکل استیصال کیا گیا تہا +

گورنمنٹ نے بمبئی مین طاعون کا پہر زور ہونے سے ڈاکٹر ... ... مرزبان ایم ڈی - ایل - آر سی - پی - ایل - آر - سی - ایس - ایل ایم کی خدمات لی ہین +

ایک نوجوان مسلمان عورت کو جس نے ایک دوسری عورت کی ترغیب سے ایک شیر خوار بچہ بہکا کر جادو کرنیکے واسطے اسکے پیٹ سے انتڑیان نکال لی تہین - صاحب سشن جج علی پور کی عدالت سے ۵ سال قید سخت کی سزا ہوئی +

مسٹر اشتد رانا تھ رائے خلف مسٹر کے ان رائے جج ڈہاکہ کے صاحبزادے نے امتحان سول سروس مین کامیابی حاصل کی +

مہارانی سرنامویٰ کے وارث بابو سوتندر اچندر نیندی جو خوبی طالع سے اب مہاراجہ بہادر قائم ہوگئے ہین بہت بہاری جایداد کا چارج لینے کیواسطے اعظم گنج پہونچے - دراصل من جایداد کی وارث مہارانی صاحبہ کی ساس تہی - مگر اسنے ۹۰ برس کی عمر مین اہتمام کی مصیبت مین پڑنا مناسب نہین سمجہا اور اپنے نواسے کے واسطے اپنے حقوق ترک کردے ہین +

مسٹر ورچا اور پروفیسر گوکہلے کو جو رایل کمیشن لنڈن مین شہادت دیکر واپس آئے ہین - خیر مقدم کہنے کے لئے بمبئی مین جو جلسہ منعقد ہوا تہا اوسمین پروفیسر گوکہلے موجود نہین تہے - ڈاکٹر بہالچندر اصدر نشین جلسہ نے مذاق سے کہا کہ پروفیسر صاحب اپنی حالت اوس سپاہی کی طرح محسوس کرتے ہین جو مہم سے مجروح ہوکر آیا ہے اس لئے وہ کچہ عرصہ گوشہ تنہائی مین رہنا چاہتے ہین پس ہمین اونکی فیلنگ کا بہت لحاظ کرنا چاہئے

کلکتہ کے گنگولی اور بہردن کے سکول کیواسطے صوبجات متحدہ امریکہ سے ۵۳ پونڈ ۱۸ شلنگ ۳ پنس کی رقم آئی ہے - جو پہلی رقم کے ساتھ ملکر ۲ ہزار روپیہ ہوتی ہے +

مسٹر مہتو کمار سوامی پلے دیوانی پیشکار ریاست ٹراونکور راہی ملک بقا ہوئے - آپ یونیورسٹی مدراس کے تعلیم یافتہ تہے

ڈاکٹر کامٹی ڈایرکٹر پاسیور انسٹیٹیوٹ نے آجکل مارگزیدہ کے علاج کے لئے ایک سیرم (دمار الدم) تیار کرنے مین مصروف ہین اور گورنمنٹ انڈیا سے درخواست کی ہے کہ ہندوستان مین جسقدر سانپ کا زہر ملسکے اسکے بہیجنے کا انتظام کرے +

بنابران میڈیکل افسران سے چاہا گیا ہے کہ وہ ان ہدایتون کے موافق جو ڈاکٹر کامٹی نے ارسال کئے ہین - سانپ کا زہر تیار اور جمع کرین - اور یہ سانپ کا زہر اول ڈایرکٹر جنرل انڈین میڈیکل سروس کے دفتر مین بہیجا جائیگا - اور ڈایرکٹر جنرل اوسکو ڈاکٹر کامٹی کے پاس بہیجینگے - سانپون کی قسم جس سے زہر نکالا جائیگا - ہر ایک پاکٹ پر لکہدیجائیگی اور وہ تاریخ بہی تحریر کردیجائیگی جسمین وہ خشک کیا گیا تہا -

خاص مدراس مین ۱۲ برس کی ایک لڑکی اپنی مان کی قریب المرگ ہونیکی خبر سنکر آئی - اور اسکو بالکل تندرست پاکر اسقدر خوش ہوئی کہ دفعتاً بیہوش ہوکر مرگئی - ڈاکٹر کا بیان ہے کہ بے انتہا خوشی کے وجہ سے دل اپنا کام کرنے سے رہگیا تہا +

گذشتہ پیر کو کراچی مین ایک پٹہان جب نانبائی کی دوکان سے کہانا کہاکر اوٹہا تو دام مانگنے سے اسقدر ناراض ہوا کہ اوسنے چاقو سے تین آدمیون کو مجروح کیا جو فوراً ہسپتال بہیجے گئے اور ملزم زیر حراست ہوا +

دلال گنج پورنیا کے پچاس ساٹہ دیہات کو دریا کانکاہی اور دہانند کی طغیانی سے سخت نقصان پہونچا ہے - بیشمار مکان منہدم اور مویشی بہ گئے ہین +

گذشتہ پیر کو دارجیلنگ مین دو دفعہ سخت زلزلہ محسوس ہوا - پہلا ۶ اور دوسرا ۱۰ سیکنڈ رہا +

ڈاکٹرون کی اشد ضرورت کے باعث فیصلہ کیا گیا ہے کہ جو سند یافتہ لوگ پرائیویٹ کام کرتے ہین اونسے مفصلات مین کام لیا جائے +

گوردوارہ رنگون کے واسطے گورنمنٹ نے ۱۰۰ فیٹ × ۱۰۰ فیٹ زمین عطا فرمائی ہے جسکی لاگت کا تخمینہ ۲۰ ہزار روپیہ کیا گیا ہے پنجاب اور دیگر مقامات کے سکہون اور اہل ہنود سے زرچندہ کے واسطے اپیل کیا گیا ہے +

تار کی خبرین

مسئلہ مصر پیرس- ۲۷- ستمبر- اخبار ٹیمپس مہم نیل پر ایک زبردست مضمون کے دوران مین لکھتا ہے کہ قبل اسکے کہ کوئی مزید علاوہ آمد اس مہم مین کیا جائے مسئلہ مصر کی نسبت سمجھوتہ ہونا ضروری ہے +

نوآبادیون کی فوج ہندوستان کے واسطے- لندن- ۲۷- ستمبر- سڈنی (آسٹریلیا) مین تجویز ہے کہ ایک سو جوان نیوساؤتھ ویلز لانسرز کے ہندوستان کو بھیجے جائین- نیوساؤتھ ویلز کی فوجون کے کمانڈر کو بھی یہ تجویز منظور ہے- بلکہ وہ کچھ سوار ابھی بھیجنا چاہتے ہین- نہایت جوش کا اظہار ہو رہا ہے- اور بکثرت لوگ ہندوستان جانیکی رضامندی ظاہر کر رہے ہین +

راجہ کپورتھلہ کی نسبت غلط بیانی سلطان المعظم اور مسلمان- انگریزی سفارت متعینہ قسطنطنیہ نے سلطان المعظم سے سخت شکایت کی ہے کہ حکام پریس نے ایک تردید کا چھاپہ جاناروک دیا ہے- جو اخبار صباح کے ایک مضمون کی نسبت تھی جسمین اخبار مذکور نے مہاراجہ کپورتھلہ سے ملاقات کرنیکا جھوٹا حال شایع کیا تھا- اور جسمین لکھا گیا تھا- کہ مہاراجہ صاحب نے بیان کیا ہے- کہ سرحد ہندوستان کے فسادون کی وجہ یہ ہے- کہ برٹش گورنمنٹ مسلمانون کے مذہبی خیالات کا بالکل پاس یا پرواہ نہین کرتی- اور نیز یہ کہ مسلمانان ہندوستان خلیفۃ المومنین کی خدمت کرنے کو تیار ہین + (ہمین امید نہین ہے کہ مہاراجہ کپورتھلہ ایسی فضول اور غلط امر کی تردید کرینگے)

مصالحت روم و یونان- طاقتون کی طرف سے مشترکہ نوٹ لندن ۲۸- ستمبر- طاقتون نے ایک مشترکہ نوٹ معہ مسودہ مصالحت ارسال کیا ہے جسمین لکھا ہے- کہ اب ہمارا ثالثی کا کام ختم ہو چکا- اور درخواست کی ہے کہ ۱۵ روز کے اندر اندر کوئی نائب آخری صلحنامہ مکمل کرنے کیواسطے قسطنطنیہ بھیجا جائے +

زار روس کے خلاف سازش- لندن- ۲۹- ستمبر- خبر موصول ہوئی ہے- کہ جب زار روس حال مین وارسا کو گئے تھے تو ان کے خلاف ایک سازش کی گئی تھی- اتفاقاً ہی خبر لگ گئی کہ جرمنی قوم کے بعض سوشلسٹ لوگون نے وارسا کی بڑی سڑک کو نیچے سے خالی کر دیا تھا- مگر چونکہ اسکے بیٹھ جانیکا خوف تھا- اسکے نیچے ستون بنانے کیواسطے معمار کام پر لگائے گئے- چنانچہ ان معمارون نے عین وقت پر پولس کو خبر دیدی- جس سے یہ حادثہ پیش نہ آیا- ایک سو بائیس لوگ جنپر شبہ تھا گرفتار ہوئے ہین +

بالبعالی و ایران- لندن- ۲۹- ستمبر- ایران نے بالبعالی آن کردون کی یورشون کا معاوضہ طلب کیا ہے- جو پچھلے اگست مین ایرانی علاقہ پر چڑھ آئے تھے- کیونکہ یہ ثابت ہو گیا ہے کہ کردون نے ترکی حکام کے علم سے سرحد کو عبور کیا تھا-

ایک الحاق- لندن- ۲۸- ستمبر- گورنمنٹ کناڈا نے جو مہم لفن لینڈ کے علاقہ کو روانہ کی تھی- اوسنے کیبر لینڈ ساؤنڈ کو ملحق کر لیا ہے- اور یہ پیش بندی اسواسطے کی گئی کہ انجام کار گورنمنٹ ریاستہائے متحدہ اسکو ملحق کر لیتی-

لندن ۲۹- ستمبر- جرمن کمپنی نے اسکرٹری بحر عنقریب مجلس شوریٰ گورنمنٹ کے سامنے تیاری جہازات کا تخمینہ پیش کرنیوالے ہین- ۲۱۰ لاکھ سکہ مروجہ کی رقم تجویز کی گئی ہے- اور ۱۹۰۵ء تک کام ختم ہوگا- اور جو کچھ خرچ ہوگا وہ نئے ٹیکس لگا کر وصول کیا جائیگا +

انگریزی سپاہیون پر پتھر برسانیکی سزا- لندن ۲۹- ستمبر- قاہرہ کا تار ظاہر ہے کہ دو قیدی جو والیوبہ مین انگریزی سپاہیون پر پتھر مارنے کے جرم مین گرفتار ہوئے تھے- ۸ ماہ اور ۶ ماہ قید سخت کی سوڈان مین سزا یاب ہوئے ہین- طنطا اور منہا مین انگریزی کمپو قائم کئے جانیکا حکم منسوخ ہو گیا ہے +

ہندوستان کیواسطے آسٹریلیا کی فوج- لندن ۲۹- ستمبر- نیوساؤتھ ویلز کے وزیر حربیہ نے لحاظ کہ سرحد ہندوستان پر لڑائی عملی طور پر ختم ہو گئی ہے نیوساؤتھ ویلز کی فوجین ہندوستان کو بھیجنے کی نسبت کوئی کارروائی نہ کرینگے- نیز یہ بھی صریح ظاہر ہے کہ جن سپاہیون نے ہندوستان آنیکی رضامندی ظاہر کی ہے وہ بھی قابل خدمت ہونیکے واسطے وقت پر ہندوستان نہ پہونچ سکینگے +

تار پیڈو تباہ کرنے والے جہازونکی تباہی- تار پیڈو تباہ کرنیوالے جہاز "تھرلیشر" اور "لنکس" فالمتھ کے پاس کہر مین تباہ ہو گئے- تھرلیشر کے دو ٹکڑے ہو گئے اور لنکس کا ثابت رہنا محال ہے +

لنڈن- ۳۰- ستمبر- فالمتھ پر جو تار پیڈو برباد کرنے والے جہاز تباہ ہوئے ہین انکی مفصل کیفیت سے معلوم ہوتا ہے- کہ جہاز تھرلیشر کا بائیلر پھٹ گیا- اور چار ملازم مر گئے- ایک کو سخت زخم آیا- دونون جہاز بندرگاہ مین لائے گئے ہین +

(تار پیڈو تباہ کرنیوالا جہاز تھرلیشر معلوم ہوتا ہے- کہ کسی منحوس ساعت مین بنا تھا- ابھی ایک مہینہ گذرا ہے کہ خارجی خدمات پر یہ پہلے ہی مرتبہ روانہ ہوا تھا- کہ جہاز فٹن نامی سے اسکی ٹکر ہو گئی- ایسے واقعات پر جیسا کہ معمول ہے- اس موقع پر بھی کورٹ مارشل ہوا- اور اس جہاز کا کپتان ہر ایک الزام سے بری کر دیا گیا- تھرلیشر کی مرمت ہوئی- مگر صرف اسطرح سے برباد و تباہ ہونیکے واسطے یہ ۳۰۰ ٹن کا جہاز تھا- اور ۱۸۹۵ء مین سمندر مین ڈالا گیا تھا لنکس اس سے چھوٹا ہے- یعنی ۲۲۰ ٹن کا اور ۱۸۹۴ء مین سمندر مین ڈالا گیا تھا- وکیل)

مسئلہ مشرق- یونان اور مصالحت- لندن- یکم اکتوبر- گورنمنٹ یونان کو اجلاس وزارت مین معاہدہ مصالحت پر شکست ہو گئی +

انگریز اور فرانسیسی مغربی افریقہ مین- لندن یکم اکتوبر- مسیو ہنوٹاکی فرمائش پر ایک انگلو فرانسیسی کمیشن پیرس مین بھیجیگا- جو انگریزون اور فرانسیسیون کے درمیان تمام معاملات متعلقہ مغربی افریقہ پر بحث کریگا- انمین سرحد نائجر- طلائی ساحل (گولڈ کوسٹ) اور سیرالیون بستیون کے معاملات بھی شامل ہین +

لندن- یکم اکتوبر- تازہ سالنامہ مین انگلستان کے محاصل سلطنت مین ۶۸۸۰۰۰ پونڈ کا اضافہ ہوا ہے-

شاہ سیام- لندن یکم اکتوبر- کل رات مینشن ہاؤس مین شاہ سیام کو ضیافت دی گئی- دو سو مہمان جمع تھے- لارڈ میر نے شاہ کا جام صحت تجویز کیا- اور شاہ نے جواب مین تقریر کی +

معاہدہ مصالحت یونان- وزیر اعظم کا استعفا- لندن یکم اکتوبر- وزیر یونان نے مجلس کے سامنے ابتدائی شرائط معاہدہ صلح پیش کرتے وقت نہایت زبردست الفاظ مین اسپر اظہار ناپسندی اور ناراضی کیا- مگر یہ بھی کہا کہ مین طاقتون کی مرضی منظور کرنے اور آخری مصالحت سرانجام دینے کو تیار ہون- وزیر اعظم نے بیان کیا کہ جو کچھ کیا ہے جرمنی نے یونان کے خلاف کیا ہے- اسکے بعد اونہون نے مجلس سے فہمائش کی- کہ گورنمنٹ پر اظہار اعتماد کا ووٹ پاس کیا جائے- ۱۴۱ ممبر اور ۹۳ مخالف تھے- ۳۰ وکلا نے کوئی رائے نہین دی- چنانچہ اس شکست پر موسیو رالی مستعفی ہو گئے +

اخبارات یونان کا تغیر رویہ- اخبارات ایتھنز سخت تردید کر رہے ہین کہ مجلس وزارت نے اپنی پارٹی کے سامنے ملک کے فوائد کا کچھ خیال نکیا- اس اثنا مین حالت ایتھنز مین مذبذب ہو رہی ہے- وقت نازک ہے +

اگنڈا ریلوے- لندن یکم اکتوبر- اگنڈا ریلوے ایکسو میل تک ختم ہو گئی ہے- اگنڈا ریلوے کی تعمیر نہایت سرعت سے جاری ہے- پہلا حصہ ختم ہو گیا ہے اور آئندہ اس سے بھی جلد کام ہونیکی امید ہے کیونکہ یہ حصہ جسمین ریل تعمیر ہوئی ہے نہایت مضر صحت تھا- اس سے اور بھی کام مین دیر لگی- ممباسا سے جہان کٹوریہ نینزا تک ۶۵۰ میل ریل کا سلسلہ ہے- وکیل) +

شاہ سیام- لندن- یکم اکتوبر- شاہ سیام کل لنڈن سے بنکوک روانہ ہونگے- اور پیرس کے راستہ جائینگے- شاہ موصوف نے سفید ہاتھی کا مینا ور طبقہ لارڈ میر لندن کو عطا کیا ہے +

ملکہ معظمہ کیطرف سے پیغام- تار پیڈو برباد کرنیوالے جہازونکی تباہی- لندن- ۲- اکتوبر- حضور ملکہ معظمہ نے "تھرلیشر" اور "لنکس" کی تباہی پر ایک پیغام کے ذریعہ اظہار رنج و تاسف کیا ہے- اور پسماندگان کی ہمدردی ظاہر فرمائی ہے +

اسلامی خبریں

سراجین الدین صاحب نواب لوہارو نے گورنمنٹ کی خدمت میں درخواست کی تھی۔ کہ وہ اپنے خرچ سے ایک سلسلہ مکمل رسد و سامان ۲۱۸ اونٹوں کا سرحدی خدمت کے واسطے مہیا کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ گورنمنٹ نے یہہ وفادارانہ پیشکش منظور فرمائی ہے +

اخبار پاؤنیر لکھتا ہے کہ سرحد سے چند خبریں آفریدیوں کے رجمنٹوں سے بھاگ جانے کی موصول ہوئی ہیں۔ حال کا تازہ واقعہ ہے کہ ایک آفریدی سپاہی نے ایک سکھ سپاہی کو گولی سے مار دیا اور خود حسب یار بھاگ گیا +

خبر ہے کہ گورنمنٹ نظام نے حال میں ایک اعلان شائع کیا ہے۔ جس میں ۲۵ لاکھ روپیہ سکہ حالی کی ریاست کے کاروبار کیواسطے قرض طلب کیا گیا ہے۔ اسپر ۶ فیصدی سود اکتوبر اور اپریل میں شششاہی واجب الادا ہوگا۔ اور اپریل ۱۹۱۷ء میں ادا کیا جائے گا۔ درخواستیں ۵۰۰ یا۔ اس رقم کی کسی تعداد تک حاصل ضرب کے برابر اکاؤنٹنٹ جنرل حیدرآباد کے نام معہ دو فیصدی جمع کے ۲ نومبر کو دوپہر تک پہنچ جانی چاہئیں۔ ۳۵ فیصدی کی ایک قسط ۲۔ دسمبر کو واجب الادا ہوگی۔ اسی قدر قسط ۲۔ جنوری کو اور باقی ماندہ یکم فروری کو۔ بظاہر نظام گورنمنٹ کی ساکھ قرض کی کفیل رکھی گئی ہے +

مسٹر بدرالدین طیب جی ابھی اگلے دن اجلاس پر یکایک بیہوش ہوگئے اب طبیعت درست ہے +

حال میں گورنمنٹ نے ایک شخص مسمی شیخ غازی کو اسکی وفادارانہ خدمات کا انعام دیا ہے جو اسنے غدر میں سرانجام دی تھیں شیخ غازی ایام غدر میں لکھنؤ کے توپخانہ کے ساربنت میجر تھے۔ ریزیڈنسی میں انگریزوں کے ساتھ محصور ہوئے۔ اور جیساکہ سرکاری کاغذات میں درج ہوا تھا۔ انہوں نے نہایت قیمتی مدد دی۔ یعنے زخمیوں اور مریضوں کی تیمارداری اور خدمت کرتے رہے۔ اور اکثر گولیوں کی بوچھاڑ میں بڑی بڑی خدمتیں کرتے رہے۔ ۴۰ سال اس واقعہ کو گذر گئے شیخ صاحب فیض آباد کے پادری ایلیٹ صاحب کے ملازم ہیں۔ یہاں اُن کے حالات کی طرف آجکل گورنمنٹ کو توجہہ دلائی گئی۔ چنانچہ انکو ایک قطعہ اراضی ۵۰ روپیہ سالانہ آمدنی کا اُن کے اور اُن کی بیوی کے گذارہ کیواسطے تاحین حیات عطا ہوا ہے +

شاہ ایران نے ذیل کا حکم اپنی سلطنت میں نافذ فرمایا ہے:- "بدیں غرض کہ مختلف اقوام جو ہمارے زیر سایہ آباد ہیں باہم امن و امان سے رہیں۔ مسلمانوں کو ہدایت کیجاتی ہے کہ وہ یہودیوں کی تکلیف دہی اور اُن کے ستانے سے محترز رہیں۔ اور اُن کو کسی طرح غیر نہ سمجھیں۔ اُن لوگوں کو مختلف سزائیں دیجائینگی جو ہماری غیر مسلم رعایا سے بدسلوکی کرینگے۔ یا جو غیر مسلم اور دیگر اشخاص میں کوئی معیار تمیز و فاصل مقرر کرنے کی کوشش کرینگے۔ تمام گورنران سلطنت کو ہدایت کیگئی ہے کہ یہہ حکم اعلان شاہی کے طور پر عوام الناس میں شائع کرادیں۔ تاکہ ہر ایک شخص اسپر عمل کرے اور اسکی خلاف ورزی کا مرتکب نہو +

مسٹر مسیوریر نے جنکے حق میں کولمبو کے جج نے حال میں ایک استغاثہ میں خلاف فیصلہ دیا ہے۔ ایک چٹھی کلکتہ کے ایک انگریزی اخبار میں چھپوائی ہے جس میں وہ لکھتے ہیں کہ "آپکے ناظرین کو اس واقعہ سے دلچسپی ہوگی کہ مسٹر فلیکس ڈیوس۔ قائمقام ڈسٹرکٹ جج (جنکی عدالت میں مسٹر نے مسیوریر کے خلاف فیصلہ ملا ہے۔ وکیل) اسوقت متارا میں میرے ماتحت ایک قانونی افسر گورنمنٹ کیطرف سے تھے۔ جب میں متارا میں انچٹ تھا۔ اُن کے بھائی اور اُنکے بہنوئی دونوں سرکاری ملازم تھے ایک ضلع ولی زاکان کا افسر اور دوسرا لوبوڈا پلٹن کا افسر تھا۔ دونوں نالائق تھے۔ اور میں نے انکو ملازمت سے برخاست کرکے اُن سے پیچھا چھڑایا۔ یہہ بیان کرنے کی مجکو بمشکل ہی ضرورت ہو کہ میں نے عدالت ڈسٹرکٹ جج کے فیصلہ کا اپیل دائر کردیا ہے" +

مسٹر لیونر ممبر پارلیمنٹ۔ مہم سوڈان کی تردید کر رہے ہیں۔ انہوں نے لکھا ہے کہ درویش خدیو کی حکومت پر خلیفہ کی حکومت کو ترجیح دیتے ہیں۔ اور حکومت برطانیہ کو قبول کرنے پر جس خرسندی کا اظہار کیا جارہا ہے۔ وہ صرف زبانی ہے۔ جسکا اظہار ضرورت سے مجبور ہوکر کیا جارہا ہے +

ترکوں میں جونئی جماعت بنام "جماعت نوجوانان ترک" ہے۔ اُسنے اپنی مہروں اور کاغذات سے ثابت کردیا ہے کہ پچھلے دنوں میں جسقدر اشتہارات اس جماعت کیطرف سے گورنمنٹ کی خلاف قسطنطنیہ کے بازاروں میں لگے تھے وہ سراسر جعلی تھے۔ اور یونانیوں کی شرارت تھی۔ جو ملک میں بے اطمینانی پھیلانا چاہتے ہیں +

گو فرانسیسی چنگی خانونکو ابتک تامل ہے۔ مگر قسطنطنیہ کے چنگی خانوں میں صندوقوں کے اندر اسباب وغیرہ دیکھنے کیواسطے دو بجن شعاعوں کا استعمال منظور ہوگیا ہے۔ چنانچہ دو کلیں منگوائی گئیں اور صاحب ڈائرکٹر جنرل محکمہ چنگی اور دیگر افسران محکمہ کے سامنے انکا امتحان بھی کیا گیا +

بلگریڈ سے خبر موصول ہوئی ہے کہ ٹرکی اور سیریا کے سرحدی واقعات کی تحقیقات کیواسطے جو متحد کمیٹی دونوں سلطنتوں کی بیٹھی تھی اُسکا کام ختم ہوگیا ہے۔ اور ایک ترکی ممبر اس کمیٹی کا دارالسلطنت کو واپس آگیا ہے +

اخبار زمانہ اپنے صحیفہ مطبوعہ ۳۰ ستمبر ۱۸۹۷ء میں جناب قبلہ سید کو نصیحت کرتا ہے جسکا قال دل یہہ ہے کہ ہندوستان کے مسلمان دو اقسام پر منقسم ہیں۔ اوّل تعلیم یافتہ۔ دوسرے عوام۔ تعلیم یافتہ تو آپ کی نصیحت کے محتاج نہیں۔ وہ پہلے ہی پھونک پھونک کر قدم رکھتے ہیں۔ رہے جہال انہیں آپکے نام سے ایسی ضد ہے کہ آپ اگر انکی بھلے کی بھی کہینگے تو وہ اُسکے اُلٹے معنوں پر محمول کرتے ہیں۔ الہٰذا آپکی میرے ہمدری یہی ہے کہ خاموش رہیں +

امیر صاحب افغانستان آفریدیونکی درہ خیبر بند کردینے پر سخت ناراض ہیں۔ کیونکہ انکی اس حرکت سے نہ صرف درہ خیبر کی راستہ تجارت اور قافلونکی آمد و رفت ہی مسدود ہوگئی ہے۔ بلکہ اُنہوں نے سامان حرب اور بندوقیں وغیرہ جو یورپ سے تازہ منگوائی تھیں وہ بھی کابل نہیں پہنچ سکتیں۔ چنانچہ یہہ کل مال پشاور ریلوے سٹیشن پر پڑا ہے اور جبتک کہ درہ خیبر نہ کھلے وہاں ہی پڑا رہیگا +

اخبار پاؤنیر لکھتا ہے کہ ایک پرائیویٹ خط آمدہ کابل سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مقام کی انگریزی آبادی ہر طرح بامن و عافیت ہے۔ سرحد کی لڑائی کی خبروں سے یہاں بالکل جوش نہیں۔ اور جیساکہ پہلے ہی فرمایا جاچکا ہے سر سالٹر پامن ۲۰۔ نومبر کو یہاں سے روانہ ہونگے +

اعلیٰ حضرت سلطان المعظم کی سالگرہ تخت نشینی کی تقریب میں ڈارڈنلز کے قلعوں اور جہازوں سے حسب دستور سلامیاں سر ہوئیں۔ اور معزز مہمانونکی ضیافت کیگئی۔ شام کو چراغان ہوا۔ اور عثمانی جہاز سمرنا پر گورنر آبنائے نہر اسنیسی جمیل پاشا نے افسران سفارتخانے۔ خارجہ اور اقوام غیر کے دیگر معززین کو معہ اُنکے کنبوں کے مدعو کیا۔ جہاز سمرنا خوب سجایا گیا تھا اور روشنی سے تقعہ نور بنا ہوا تھا۔ ناچ اور باجہ دیر صبح تک جاری رہا تھا حسن رحمی پاشا افسر حصہ فوج بحری متعینہ ڈارڈنلز اور صاحبہ گورنر کے اخلاق حسنہ کے مہمان بہت مشکور تھے +

ارمنی پیٹریارک نے باب عالی میں جاکر وزیر اعظم سے ملاقات کی اور دیر تک گفتگو ہوتی رہی +

ملا ہاڈا صاحب کا مکان یا محل جو کچھ کہو ایک جھونپڑی معلوم ہوئی ہے۔ اور یہی اُن بزرگ کا صدر مقام تھا جہاں سے وہ احکام صادر فرماتے تھے۔ جنکی تعمیل پر علاقہ مہمند میں انگریزوں کے خلاف فساد پھوٹے +

گورنمنٹ ہندوستان نے صاحبزادہ محمد عبدالکریم خان صاحب بہادر فیروز جنگ۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ وزیر ٹونک کو مسٹر مرک صاحب چیف پولٹیکل افسر ہمراہ مہم مہمند کے ماتحت پولٹیکل افسر مقرر کیا ہے +